اگرچہ مطالب فتاوی کتاب لسان العرفان سی مطالب قسم دوم اور کتاب
مکارم الاخلاق سے آداب واخلاق قسم سوم کے بہی معلوم ہو سکتے ہین
لہذا یہ ترجمہ اولاً واسطی افادہ ذات خاص خود وثانیاً واسطی افاضہ عامہ
عباد مومنین کی مجاناً لکہا گیا اب جو کوئی اس بیان حق ترجمان کو مناسب
اپنے نفس کی پاوی اور اپنے دل کو طرف اوس کی مائل اور عمل کرنے
مین راغب دیکہے تو جان لی کہ وہ ایک ایسا بندہ اللہ کا ہے جس کی دل
کو اللہ نے نور ایمان سی منور کر دیا ہے اور اوسکا سینہ واسطی اسلام کے
کہولدیا اور سمجہہ لی کہ اس ہدایت کے لیے ایک نہایت ہے اور اس نہایت
کی پیچہے اسرار واغوار وعلوم ومکاشفات ہین جن کا ذکر احیاء وکیمیاء
منہاج العابدین وغیرہ مین لکہا ہے اب تحصیل مین اس حالت سعیدہ کی
مشغول ہو اور اگر اپنی نفس کو دیکہے کہ وہ عمل کرنی کو ان وظائف پر قابل
جانتا ہی اور اس فن کو منجملہ علوم کے ترک کرتا ہے اور اوسکا جی یہ کہتا ہے
کہ یہ فن تجہکو محافل علماء مین کیا نفع دیگا اور کب تجہکو اقران و نظار پر مقدم
کریگا اور مجالس امراء و وزراء مین کیا تیرے منصب کو بلندی بخشیگا کہ
تجہکو صلہ ورزق وولایت واوقاف وقضاء وافتاء ملی تو جان لی کہ شیطان
نے اوس کو اغوا کیا ہی اور منقلب وشقی کیا اوس کی دل سے بہلا دیا تو
اب یہ چاہیے کہ اپنی طرح کا ایک شیطان تلاش کرے کہ وہ اسکو ایسی چیز

سکہائی جس کو نافع اور موصل الی المراد گمان کرتا ہی اور سمجھ لی کہ اس
حالت بدمین محابہ کی اندر رہی اوس کی لیی تاک صاف ہوگا قریہ و شہر کا
کیا ذکر ہے اور سیر اوس سی وہ ملک مقیم و نعیم دائم جو کہ جوار رب العالمین
مین ہی فوت ہوجاویگا والسلام

مقدمہ بیان مین تحصیل علم کے

جو شخص اقتباس علم پر حریص و متقبل ہے اور اوسکا نفس صدق رغبت
اور فرط تشنگی کا طرف علم کے اظہار کرتا ہے اگر مقصد اوسکا اس طلب علم سے
یہی ہی کہ وہ منافست و مباہات اور تقدیم اقران پر اور استمالت لوگون کے
دل کی طرف اپنے اور جمع کرنی حطام دنیا و ساز و برگ اس سپنجی سرا کا
خواہان ہی تو وہ جان لی کہ مین اپنے ہدم دین اور ہلاک نفس مین ساعی
و سرگرم ہون اور آخرت کو دنیا کی عوض مین بیچ کرتا ہون پس صفقہ اوسکا
خاسر اور یہ تجارت اوس کی بائر ہے اور اوسکا معلم اوس کی عصیان پہ
معین اور اوس کی خسران مین شریک ہی اس شخص کی ایسی مثال ہے
جیسے کوئی شخص کسی رہزن کی ہاتھ تلوار بیچے حدیث مین آیا ہی من
اعان علی معصیة ولو بشطر کلمة کان شریکا له فیها اور اگر قصد
اسکا یہ ہی کہ مین درمیان اپنی اور اللہ تعالیٰ کے علم کو [illegible] کرتا
ہون کہ مجھے ہدایت نصیب ہو نہ مجرد روایت تو ایسے شخص کو اس بات کا

مثرده ہی که اوس کی لیے جب وه چلتا ہے تو فرشتے اپنے پر بچھاتی ہین
اور دریا کی مچھلیان اوس کی لیے استغفار کرتی ہین لیکن ہر شئے سے
پہلی یہ جان لینا چاہیے که وه ہدایت جو علم کا ثمره ہے اوس کی لیے
ایک بدایت و نہایت اور ظاہر و باطن ہے نہایت تک جب ہی پہونچیگا
که بدایت کو استوار کریگا اور باطن پر اوسی وقت اطلاع ہوگی که جب
ظاہر پر وقوف حاصل ہوگا اس جگهه بدایت ہدایت کی طرف اشاره کیا جاتا
ہے تاکه ہر شخص اپنی نفس کا تجربه اور اپنے دل کا امتحان کرلی اگر دل کو
طرف اوس کی مائل اور نفس کو اوسکا مطاوع اور قابل پائی تو پهر طرف
نہایات کی جہانکے اور بحار علوم مین تغلغل کرہی اور اگر دل کو سامنے اوسکی
سوف یعنی تاخیر کرنیوالا اور عمل کرنی مین بموجب اوس کی مماطل یعنی
دیر لگانی والا پائی تو جان لی که یه نفس اوسکا جو طالب علم ہے نفس اماره
بالسوء ہی اور وه اسکی اطاعت شیطان لعین کے کهڑا ہوا ہے تاکه اوس کو
غرور شیطان کی رسی مین لٹکائے اور مکر ابلیس سے درجه بدرجه مهالک
ہلاک مین اوتاری اور قصد اوسکا یه ہے که اوسپر رواج شر کا معرض خیر مین
دی تاکه یه اون لوگون مین جا ملی جو اعمال مین بڑے خاسر و نامراد ہین
قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا الذين ضل سعيهم في الحياة الدنيا
وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا اور اس وقت مین شیطان اس

شخص پر فضل علم و حرمت علما کی تلاوت کرتا ہی اور جو اخبار و آثار
اب مین آئی وہ بیہ مکر سناتا ہے اور اس حدیث سے غافل کر دیتا ہے مین
ازداد علما و لم یزدد هُدًی لم یزدد من الله الا بعدًا اور نیز اس حدیث
سے اشد الناس عذابا یوم القیامة عالم لم ینفعه الله بعلمه حالانکہ
خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے تہی اللھم انی اعوذ بك من
علم لا ینفع و قلب لا یخشع و عمل لا یرفع و دعاء لا یسمع حدیث مین آیا ہی
کہ شب معراج مین میرا گذر ایسی اقوام پر ہوا کہ جن کی لب مقراض آتش
سے کترے جاتے تہے مینی کہا تم کون ہو کہا ہم لوگون کو حکم خیر کا کرتے
تہے اور خود وہ خیر بجا نلاتی اور شر سے منع کرتی تہے اور خود وہی کام کرتے

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند

اس لیی اے مسکین تجھکو یہ چاہیے کہ تو تزویر شیطان مین نہ آوے بیس
ابلیس سے دہوکا نکہا کہ وہ اپنے غرور کی رسی مین تجھکو لٹکائی اور دام
فریب مین پہانس لی جاہل جس کو علم نہین ہے اوس کی لیی ایک بار
ویل ہی اور عالم کی لیی جو عمل نہین کرتا ہے ہزار بار ویل ہی

مراتب طلب علم

لوگ طلب علم مین تین حال پر ہین ایک وہ شخص ہے جسنے علم اس لیی
طلب کیا ہے کہ اوس کو زاد معاد ٹہرائی اور مقصود اوسکا کچھ نہین ہے

مگر یہی ذات خدا اور دار آخرت سوا ایسا شخص منجملہ فائزین کے ہی دوسرا
وہ شخص ہے کہ اوسنے علم کو واسطی استعانت کی حیات عاجلہ پر اور واسطے
حصول عزوجاہ و مال کی طلب کیا ہے اور وہ اس بات کو جانتا ہے
اور اپنے دل مین رکاکت اپنی حال کی اور خست اپنے مقصد کی دریافت
کرتا ہے سو ایسا شخص منجملہ مخاطرین کی ہے اگر اس کی موت نے توبہ سے
پہلی جلدی کی تو اوسپر خوف سوء خاتمہ کا ہے اور معاملہ اوسکا خطر مشیت
مین پڑا ہوا ہے اور اگر اوس کو توفیق توبہ کی قبل حلول اجل کے مل گئی
اور اوس نی علم کی ساتھہ عمل بہی ملا لیا اور جو خلل واقع ہوا تہا اوس کا
تدارک کر لیا تو وہ فائزین مین جا ملیگا کیونکہ حدیث مین آیا ہے التائب
من الذنب کمن لا ذنب لہ تیسرا وہ شخص ہے کہ شیطان کا تسلط اوسپر
ہو گیا ہی اور اوسنے اپنی علم کو ذریعہ تکاثر مال و تفاخر جاہ و تعزز بکثرت
اتباع ٹہیرایا ہے وہ علم کے ذریعہ سی ہر مدخل مین داخل ہوتا ہے اس
امید پر کہ اپنا مطلب دنیا سی نکالی معہذا اوس کے نفس مین یہ بات مضمر ہے
کہ وہ نزدیک اللہ کی صاحب مرتبہ ہی کیونکہ تسمت علماء ہی اور زی
و منطق مین ہم رسم اہل علم ہے حالانکہ ظاہراً و باطناً دنیا پر اوندہا ہو رہا ہے
سو ایسا شخص منجملہ ہالکین اور حمقاء مغرورین کے ہے کیونکہ اوس کی توبہ
سے امید منقطع ہی اس لیی کہ وہ آپکو منجملہ محسنین کی گمان کرتا ہے اور اس

قول حق تعالی سے غافل ہی یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون
اور یہ شخص اون لوگون مین سے ہے جن کے حق مین حضرت نے فرمایا ہے
انا من غیر الدجال اخوف علیکم من الدجال فقیل ما ہو یا رسول اللہ
فقال علماء السوء یہ اس لیے کہ دجال کی غایت اضلال ہی اور ایسا
عالم جسکا یہ حال ہی اگرچہ وہ لوگون کو دنیا سے اپنی زبان و مقال سے
پھیرتا ہے لیکن اپنے اعمال و احوال سے لوگون کو طرف دنیا کے بلاتا ہے
ولسان الحال افصح من لسان المقال وطباع الناس الی المشاہدۃ فی الاعمال
امیل منہا الی المتابعۃ فی الاقوال تو جتنی تباہی و خرابی اس مغرور نے
اپنے اعمال سے کی ہے وہ اصلاح بالاقوال سے بہت زیادہ اور کہین بڑھکر
ہے کیونکہ جاہل کو رغبت فی الدنیا پر جرأت نہین ہوتی ہے مگر علما کے
جرأت کرنے سے تو علم اس عالم کا سبب ہوا بندگی جرأت کا معاصی خدا
پر ہوا اور علاوہ اسکے اوسکا نفس جاہل نازان اور متمنی و راجی ہے اور اوسکو
بلاتا ہے کہ وہ اللہ تعالی پر اپنے علم کی منت رکھے اور اوس کی خیال مین
یہ بات ڈالتا ہی کہ وہ بہت سی بندگان خدا سے بہتر ہے تو اب طالب علم
کو یہ چاہیے کہ وہ فریق اول مین سے ہو اور بچنا رہے اس فریق ثانی مین جانے
کری نسأل اللہ العافیۃ اور اس قول کا مصداق بنے طلبنا العلم لغیر اللہ
فابی العلم الا ان یکون للہ بہت سے تاخیر کرنیوالی ہین کہ جن کو توبہ سے

پہلی اجل آگئی اور خاسر و خائب ہوگئے اور فریق ثالث میں سے تو ہرگز ہونا نجات ہے کہ یہ ایسا لڑاک ہی کہ اوس کے ہوتے ہوئی امید فلاح کے اور انتظار صلاح کا نہین ہوتا ہے کوئی یہ کہے بدایت ہدایت کی کیا ہے کہ مین اپنی نفس کا تجربہ کرون تو جواب اوسکا یہ ہے کہ بدایت اوسکی ظاہر تقوی ہی اور نہایت اوس کی باطن تقوی سو عاقبت نہین مگر تقوی سے اور ہدایت نہین مگر واسطی اہل تقوی کے تقوی عبارت ہی اس کہ اللہ کے اوامر بجالائی اور اوس کے نواہی سے پرہیز کری یہ دو قسمین ہوئین اس جگہہ ظاہر علم تقوی سی طرف ایک جملۂ مختصرہ کے اشارہ کیا جاتا ہے جو دونون اقسام کو شامل ہے

قسم اول بیان مین طاعات کے

اللہ تعالی کی اوامر دو طرح پر ہین ایک فرائض ہین دوم نوافل سو فرض راس المال اور اصل تجارت ہے اور اسی سی نجات حاصل ہوتی ہے اور نفل نفع ہے اور اس سی فوز درجات کا ہوتا ہے حدیث مین فرمایا ہے یقول اللہ تبارک وتعالی ما تقرب الی المتقربون بمثل اداء ما افترضت علیہم ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ولسانہ الذی ینطق بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا سو کوئی طالب قائم باوامر خدا نہین ہوتا ہے

اور نہ اس درجے کو پہونچتا ہے مگر جب ہی کہ دل اور جوارح کا مراقبہ
لحظات و انفاس مین صبح سے تا شام کری اور جان لی کہ اللہ تعالے
اوس کی ضمیر پر مطلع اور اوس کی ظاہر و باطن پر مشرف اور اوس کے
ساری لحظات و خطرات و خطوات اور سارے سکنات و حرکات کا عیدا ہے
اور شخص اپنے مخالطات و خلوات مین سامنا اللہ تعالی کی متردد ہے
اور ملک و ملکوت مین کوئی ساکن کسی طرح کا سکون اور کوئی متحرک کسے
طرح کی حرکت نہین کرتا ہے لکن جبار آسمان و زمین کو اوس پر اطلاع حاصل ہے
یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور و یعلم السر واخفی اب یہ چاہیے
کہ ہمیشہ ظاہراً و باطناً سامنے رب العالمین کی ایسا متادب رہے جیسے
کہ کوئی بندۂ ذلیل گنہگار سامنے بادشاہ جبار قہار کے باادب ہوتا ہے
اور کوشش کری کہ مولی اوسکا اوس کو اوس جگہہ نہ دیکھے جہان سی منع کیا ہے
اور نہ غیر حاضر پاوی اوس کو اوس جگہہ سے جہان کا حکم دیا ہے لکن اس بات
پر قدرت نہین ہو سکتی ہے مگر اسی طرح کہ بندہ اپنی اوقات کو تقسیم کری
اور اپنی وظائف و اوراد کو صبح سی شام تک ترتیب دی سو اب مدام خدا کو
جاگنے کی وقت سی جبکہ خواب سی بیدار ہو اوس وقت تک کہ بستر پر سونے کو
جائے سنا چاہیے

آدابِ جاگنی کی خواب سی

جب بندہ نیند سی جاگی تو یہ کوشش کری کہ قبل طلوع فجر کی جاگی اور سب سی پہلی اسد کا ذکر اوس کی زبان پہ جاری ہو آنکھہ کہلتے ہی یہ کہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور اصبحنا واصبح الملک للہ اللہم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیا وبک نموت والیک النشور نسألک خیر ہذا الیوم وخیر ما فیہ ونعوذ بک من شر ہذا الیوم وشر ما فیہ پہر جب کپڑی پہنے تو یہ نیت کری کہ مین اسد کا حکم دربارہ ستر عورت بجالاتا ہون یہ قصد نہو کہ لوگون کے دکہانی کو یہ لباس پہنتا ہون کہ اس قصد سے زیان کار ہو جائیگا۔

آداب دخول خلاء کے

جب قضاء حاجت کو جانا چاہے تو پہلی بایان پانون رکہی اور باہر آتی وقت داہنا پاؤن آگی کری اور ایسی چیز پاس نہو جسپر اسد ورسول کا نام لکہا ہو اور برہنہ سر و برہنہ پا نجائی وقت دخول کے کہے بسم اللہ اعوذ باللہ من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم اور وقت نکلنی کے کہے غفرانک الحمد للہ الذی اذہب عنی ما یؤذینی وابقی علی ما ینفعنی اور موضع حاجت مین استنجا پانی سی نکری اور پیشاب کو اچہی طرح سی جہاڑے اور اگر صحرا مین ہو تو لوگون کی آنکھہ سے کسی شئی کی آڑ مین ہو جاے اور جب تک موضع جلوس مین نہ پہونچی تب تک ستر نہ کہولی اور قبلہ کی طرف رو

و پشت نکری اور نہ لوگون کی بات چیت کی جگہ مین اور نہ شہر سے ہوی پانی
مین اور نہ درخت میوہ دار کے نیچی اور سوراخ مین پیشاب نکری اور نہ
زمین سخت پر اور نہ ہوا کی رخ پر تا کہ رشاش بول سے بچے حدیث مین
فرمایا ہی کہ عامہ عذاب قبر اسی بی احتیاطی بول سے ہوتا ہے اور بائین
پانون پر زور دیکر بیٹھے اور کھڑی ہوکر پیشاب نکری مگر ضرورت سی اور استنجی
مین کلوخ و پانی کو جمع کرے اور اگر ایک پر ان مین سی قصر کرے تو پھر پانی
افضل ہے کلوخ مین ایتار مستحب ہے اور انقا ضروری ہے اور استنجا بائین ہاتھ
سے کری اور بعد تمام استنجی کی ہاتھ کو زمین یا دیوار سی رگڑ کر دھو ڈالی

آداب وضو کی

استنجی سے فارغ ہوکر مسواک کری کہ یہ مطہرۂ فم و مرضاۃ رب و مسخط
شیطان ہی نماز با مسواک نماز بی مسواک سی ستر درجہ افضل ہوتی ہے
حدیث مین فرمایا ہے لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک فی کل
صلوۃ اور فرمایا ہے امرت بالسواک[له] حتی خشیت ان یکتب علی پھر
رو بقبلہ ہوکر اونچی جگہ پر بیٹھے کہ رشاش نہ پہونچین اور بسم اللہ کہی پھر تین
بار ہاتھ دھوئی برتن مین ہاتھ ڈالنی سے پہلے اور نیت رفع حدث و
استباحت نماز کی کری اگر قبل غسل وجہ کی نیت نہین کی ہی تو وضو نہ ہوا پھر
تین بار کلی کرے حلق تک مگر یہ کہ صائم ہو پھر تین بار ناک مین پانی ڈالکر خوب سا

[له] رسالۂ عربیہ کا مذمین بیان مسائل مسواک کا کیا گیا ہے۔

صاف کری پہر ایک چلو پانی سی منہ دہوی سطح جبہہ سی منتہای ذقن تک طول مین اور کان سے کان تک عرض مین اور پانی موضع تحذیف تک پہنچائی یعنی اوس جگہہ تک کہ عورتین بالون کو وہان سی الگ کرتی ہین یعنی مابین اذن سے زاویۂ جبین تک اور پانی کو بالون کی جڑ تک پہنچائی یہ چار مناسبت ہین ہر دو ابرو ہر دو شارب اور مژگان اور عذارین وہ ہین جو مقابل کانون کے ہین جائیے ریش سی پہونچانا اس پانی کا مناسبت شعر تک لحیۂ خفیفہ کی نہ کثیفہ کے واجب ہی گھنی داڑہی مین خلال کری اس تخلیل کو نہ چہوڑے پہر داہنا ہاتہہ پہر بایان ہاتھ مع دونون کہنیون کے نصف عضدین تک دہوے کیونکہ جنب مین یہی انہین مواضع وضو تک پہونچیگا پہر ساری سر پر مسح کری دونون ہاتھونکو تر کری سر انگشتہای دست راست کو دست چپ سی ملای اور مقادم سر پر رکہکر قفا تک لیجائی پہر قفا سی مقدم راس تک پہیر لائی یہ ایک بار ہوا اسی طرح تین بار کری اور سائر اعضا مین یون ہی کرے پہر ظاہر و باطن ہر دو گوش کو آب جدید سی مسح کرہی اور ہر دو مسبحہ کو سوراخ ہر دو اذن مین داخل کری اور ظاہر ہر دو گوش کا مسح باطن ابہامین سی کری پہر گردن کا مسح کری پہر داہنا پاؤن پہر بایان پانون مع کعبین کی دہوئے اور خنصر یسری سی انگشتہای پا کو خلال کری ابتدا خنصر یمنی سے کرے اور

خنصر لیسری پر ختم کرے اور اصابع کو اسفل سے داخل کرے اور نصف
ساق تک دہووے اور سب افعال مین رعایت تکرار کی تین بار رکھے
جب وضو کر چکے آنکہ طرف آسمان کی اوٹہا کر یون کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اللھم اجعلنی
من التوابین واجعلنی من المتطہرین ف غزالی رح نی اس جگہ بہ
ہر عضو کی لیی ایک دعا ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ جو کوئی ان دعوات کو
وضو مین پڑہیگا اوس کی ساری اعضا سے خطا مین نکل جائینگی الخ لکن
یہ دعوات ماثور نہین ہین بجز دعاء مذکور کی ف وضو مین سات امر
سے بچتا رہے ہاتہہ نہ جہاڑے کہ چھینٹین اوڑین اور روی و سر پر
پانی کا طمانچہ نہ مارے اور استنثار وضو مین بات نہ کرے اور تین بار سے زیادہ
کسی عضو کو نہ دہووے اور بے حاجت زیادہ پانی بجز وسوسہ کے نہ بہاوے
موسوسین کا ایک شیطان ہی جو اون کی ساتہہ کہیلتا ہے اوسکو ولہان
کہتے ہین اور آب مشمس سے یعنی جو دہوپ مین گرم ہوا ہے اور پیتل کے برتن
مین وضو نکرے یہ سات چیزین وضو مین مکروہ ہین

آداب غسل

جب جنب ہو احتلام یا وقاع سے تو پانی کا برتن غسل خانہ مین لیجاکر
تین بار اول ہاتہہ دہوے اور جو قذر بدن پر ہو اوس کو دور کرے اور

نماز کا سا وضو کرے اور پانون کو بعد غسل کے دہوئے تاکہ پانی خدا لگے
پہنچائے بعد وضو کے تین بار سر پہ پانی ڈالے اور نیت رفع حدث کی کرے
پہر جانب راست پر تین بار پانی بہائے پہر جانب چپ تین بار اور سامنے
اور پیچھے کا بدن ملے اور سر و ریش کی بالون مین خلال کرے اور معاطف
بدن اور منابت شعر تک خفیف ہو یا کثیف پانی پہونچائے اور بعد وضو کے
ذکر کو نہ چہوے اگر ہاتھ لگ جائے تو پہر وضو کرے اور فریضہ کا اعادہ کر
جیسے نیت وازالہ نجاست واستیعاب بدن بہ غسل اور وضو مین غسل
وجہ ویدین کا مع مرفقین ومسح بعض راس وغسل رجلین کا مع کعبین ایک
ایک بار پہر انیت وترتیب کے چاہیے اس کی سوا سنن موکدہ ہین
جن کی بڑی فضیلت آئی ہے اور ثواب ونکا جزیل ہے اور تہاون کرنیوالا
ان امور مین خاسر ہا بہ اصل فرائض مین مخاطرہ ہے کیونکہ نوافل جبابر
فرائض ہوتے ہین —

آداب تیمم

جب پانی باوجود جستجو کی نہ ملے یا کوئی عذر ہو جیسے مرض یا پانی تک پہونچ نسکے
بسبب کسی درندہ کی یا حبس کی یا پانی پینے کو رکہا ہے یا رفیق پیاسا ہے
یا پانی مالک غیر ہے اور وہ نہین بیچتا مگر ثمن مثل سے زیادہ تر یا کوئی زخم
لگا ہے اور اوس سے خوف ضرر کا ہے تو دخول وقت فریضہ تک صبر کرے

پھر زمین پاک کا قصد کرے پھر مٹی خالص طاہر نرم ہو اوس پر دونون کف دست
انگلیان ملا کر مارے اور نیت استباحت فرض نماز کی کرے اور ایک با
اون دونون کو منہہ پر پھیرے اور بے تکلف نکرے کہ غبار منابت شعر تک
پہونچے خفیف ہو پا تیمم پھر انگشتری نکالکر دوسری بار ہاتھ مارے اور
انگلیون کی بیچ کو جدا رکھے اور دونون ہاتھون پر کہنی تک پھیرے اگر
استیعاب نہو تو دوسری بار ہاتھ مارے یہان تک کہ مستوعب ہو
پھر ایک ہاتھ کو دوسری کف سے مسح کرے اور درمیان اصابع کی تخلیل کرے
اور ایک فرض اور جتنی نفل چاہے پڑھے اور جب دوسری فرض کا
ارادہ کرے تو دوسرا تیمم کرے ف اس بیان مین قدری اختلاف
اہل علم ہے اس لیے مطابق بیان رسالہ منتج المغیث و رسالہ تعلیم الصلوٰۃ
ونحوہا کے عمل کرنا اوفق بسنت مطہرہ صحیحہ ہے

آداب خروج الی المسجد کے

جب طہارت سے فارغ ہو تو اپنے گھر مین دو رکعت سنت فجر پڑھے
اگر فجر طالع ہو گئی ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح کرتے تھے پھر
مسجد مین آئے اور نماز جماعت کو ترک نکرے خصوصاً نماز صبح کو نماز جماعت
نماز منفرد پر ۲۷ درجہ فضیلت رکھتی ہے اگر ایسے نفع مین کوئی متساہل ہے تو
پھر طلب علم مین کیا فائدہ علم کا ثمرہ تو یہی عمل ہے جب طرف مسجد کی چلے

آہستہ ساتھ سکینہ کی چلی جاوی نکری غزالی رح نی اس جگہہ بہی ایک دعا
لکہی ہے جو راہ مین پڑہے لکن وہ بہی ماثور نہین ہے ایسے دعوات قبیل
فضائل سے ہوتے ہین نہ ضروری۔

آداب دخول مسجد

جب مسجد مین آنا چاہے پہلی داہنا پانون رکہے اور کہے اللھم افتح لی
ابواب رحمتك مسجد مین اگر کسیکو بیع کرتے دیکہے تو کہے لا اربح الله تجارتك
اور گمشدہ شئی کو ڈہونڈتے دیکہے تو کہی لا رد الله علیك ضالتك
حضرت صلی الله علیه وآله وسلم نے اسی طرح حکم دیا ہے پہر جتبک دو رکعت
تحیة المسجد نہ پڑہ لی مسجد مین نہ بیٹہے اگر طہارت پر نہو یا ارادہ پڑہنے کا نہو تو
تین بار باقیات صالحات کا کہنا کفایت کرتا ہے یا چار بار کا کہنا بعض نے
کہا محدث کی لیی تین بار اور متوضی کے لیی ایک بار اگر دو رکعت فجر
نہین پڑہی ہے تو تحیت کافی ہے جب دو رکعت پڑہ چکی تو نیت اعتکاف
کی کری اور جو دعا حضرت بعد دو رکعت فجر کے پڑہتے تہے وہ پڑہے
اللھم انی اسألك رحمة من عندك تهدی بها قلبی الخ یہ دعا بہت
طویل ہے پہر بعد دعا کی بجز ادائے فریضہ یا ذکر یا تسبیح یا قرارت قرآن کے
کسی اور کام مین مشغول نہو اس درمیان مین اذان سنے تو اوس شغل کو
چہوڑ کر جواب اذان مین مشغول ہو جب موذن الله اکبر کہے تو آپ بہی یہی کہے

اسی طرح ہر کلمہ پر ان کلمات میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
کہے جب مؤذن الصلوۃ خیر من النوم کہے تو یون کہے صدقت وبررت
وانا علی ذلک من الشاہدین اور بعد جواب اذان کی دعای وسیلہ مانگے
اور درود پڑہے اوس وقت دعا قبول ہوتی ہے جب اقامت سنے تو
مثل اقامت کی کہے اور بجای قد قامت الصلوۃ کی یون کہے اقامہا اللہ
وادامہا ما دامت السموات والارض اگر وقت سماع اذان کے نماز مین ہو
تو نماز پوری کرکے بعد سلام کی تدارک جواب کا کرے جس طرح پر کہ ذکر ہو چکا
جب امام احرام فرض باندہے تو بجز اوس کی اقتدا کے کسی اور کام مین
مشغول نہو اور نماز فرض ادا کرے اوس کیفیت سے جسکا بیان آئیگا پہر درود
پڑہے اور اللہم انت السلام الخ اور لا الہ الا اللہ وحدہ الخ پہر جو ادعیہ
جامع کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماثور ہین وہ پڑہے پہر
جو دعا فاطمہ علیہا السلام کو سکہائی تہی وہ پڑہے یعنی یا حی یا قیوم یا ذا الجلال
والاکرام لا الہ الا انت برحمتک استغیث ومن عذابک استجیر
لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ بما اصلحت بہ الصالحین
پہر دعوات مشہورات مین سے جون سی دعا چاہے کرے ف ان دعوات
کا ذکر احیاء العلوم مین کیا ہے لیکن اقتصار کرنا ادعیہ جامعہ ماثورہ پر جنکا
بیان رسالہ تحفۃ الاحبۃ ورسالہ تعلیم الدعا مین کیا گیا ہے کافی ہے کیونکہ

دعای ماثور ایک اور غیر ماثور سو برابر نہین اگرچہ جواز غیر ماثور مین کچہہ بحث
نہین ہی گفتگو افضل سی افضل اور بہتر سے بہتر اور اصح سی اصح مین ہے
پہر بعد نماز صبح کے یہ چاہیے کہ طلوع آفتاب تک اوقات چار وظائف منقسم
ہو ایک وظیفہ دعوات کا دوسرا وظیفہ اذکار و تسبیحات کا اور تسبیح کی تکرار
کری تیسرا وظیفہ قرارت قرآن کا چوتہا وظیفہ تفکر کا یعنی اپنے ذنوب و خطایا
مین فکر کری اور جو تقصیر عبادت مولی مین ہوئی ہے اوس مین غور کری
اور سوچے کہ مین متعرض عقاب الیم و سخط عظیم کا ہون اور سارے دن
کی اوقات کی تدبیر و ترتیب ہیاری تا کہ تدارک تقصیرات کا اور تحرز تعرض
سخط خدا سے اوس دن مین کر سکے اور جمیع مسلمین کے لیے نیت خیر کری
اور یہ عزم کری کہ مین ساری دن مین کوئی شغل بجز طاعت الٰہی کی نکرونگا
اور دل مین اون طاعات کی جنپر قدرت رکہتا ہے تفصیل کرکے افضل
کو اختیار کری اور اوسکی اسباب کی ساختگی مین متامل ہو تا کہ ساتہہ اون کی اشتغال
کر سکی اور فکر کرنے کو قرب اجل و حلول موت قاطع امل اور خروج امر بن
اختیار سی اور حصول حسرت و ندامت و طول اغترار مین ترک نکری اور چاہیے
کہ منجملہ تسبیحات و اذکار کی یہ دس کلمی بہی ہون ایک لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و ہو حی لا یموت بیدہ الخیر
و ہو علی کل شیٔ قدیر دوم لا الٰہ الا اللّٰہ الملک الحق المبین سوم لا الٰہ الا اللّٰہ

الواحد القهار رب السموات والارض وما بینهما العزیز الغفار چہارم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پنجم سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ششم سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم ہفتم استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واسألہ التوبۃ والمغفرۃ ہشتم اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک الجد نہم اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وصحبہ وسلم دہم بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ہر ایک کلمہ کو سو بار یا ستر بار یا بیس بار کہے اور یا اقل درجہ تاکہ سب ملکر سو بار ہو جائیں ان اذکار کو لازم کرلی اور طلوع آفتاب سے پہلے بات نکری اس کی فضیلت برابر آزاد کرنے ۴ بردہ کردن کے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے آئی ہے جبکہ بیچ میں کوئی کام متخلل نہو فائدہ رسالہ عمارۃ الاوقات میں ساری وظائف لیل و نہار بکمال لطف و اختصار لکھے گئے ہیں اور التزام مسبعات عشر آئے سبعہ اور مسبعات عشرہ معمول اکثر صلحاء و بیدار ہے

آداب ما بعد طلوع آفتاب تا زوال

جب سورج ایک نیزہ بلند ہو تب دو رکعت نماز پڑھے نزدیک زوال وقت کراہت نماز کی کیونکہ نماز بعد فرض صبح کی ارتفاع شمس تک مکروہ ہے جب

سورج اونچا ہوا اور قریب ربع کے گذر جائے تب نماز چنعی پڑھے چار یا چھہ یا آٹھہ دو دو رکعت کرکی یہ سب عدد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہین والصلوٰۃ خیر کا جیا فمن شاء فلیستکثر ومن شاء فلیستقل درمیان طلوع وزوال کے کوئی راتبہ نہین ہے مگر یہی نمازین[1] اب جو اوقات فاضل ہون انمین چار حالات ہین حالت اولی جو افضل ہے یہ ہے کہ بندہ اپنا وقت طلب علم نافع مین صرف کری نہ فضول کامون مین جنپر اکثر لوگ جہکے ہوئے ہین اور اوسکا نام اونہون نی علم رکہا ہے علم نافع وہ ہے جو تجہکو اللہ کا ڈر زیادہ کری اور تجہکو خوب سا عیوب نفس کا بصیر بنائے اور تیری معرفت ساتہہ عبادت خدا کی بڑائی اور تیری رغبت دنیا مین کم کرے اور آخرت مین رغبت کو زیادہ کری اور تیری بصیرت کو ساتہہ آفات اعمال کے کہولدے تاکہ تو اون آفات سی محترز ہو اور تجہکو مکائد وغرور ابلیس ومصائد وخدع شیطان پر آگاہ کردی اور کیفیت تلبیس ابلیس کی علماء سوء پر سمجہادے کہ کس طرح اوس رجیم لعین اور حد مبین نی اونکو سامنے سخط ومقت خدا کے کردیا ہے چنانچہ اونہون نی دین دیکر دنیا مول لی ہے اور علم کو ایک ذریعہ وسلیہ اخذ اموال سلاطین اور اکل اموال اوقاف ویتامی ومساکین کا ٹہیرایا ہے اور ساری دن ہمت اون کی طلب مین لگی ہے جاہ ومنزلت کے دلون مین خلق کے رہتی ہے اور اس کام نے اون کو طرف مراآت ومبارات

[1] یعنی اشراق وچاشت ۱۲

ومناقشۂ کلام اور مباہات کی مضطر کر رکہا ہی ہم نے ذکر اس فن کا کتاب
احیار العلوم مین کیا ہے اگر تو اس علم کا اہل ہی تو تو اوس کو حاصل کر
اور اوسپر عامل ہو اور دوسرون کو بہی سکہا اور طرف اوس کی بلا جو کوئی
یہ علم رکہتا ہے اور اوسپر عمل کرتا ہے پہر طرف اوس کی بلاتا ہے تو بشہادت
عیسی علیہ السلام ملکوت سموات مین بلفظ عظیم پکارا جاتا ہے پہر جب طلب علم
نافع سے فارغ ہو اور اصلاح نفس کی ظاہر و باطنا کر چکے اور کچہہ اوقات
فاضل بچین تو پہر کچہہ ڈر نہین ہے کہ تو علم مذہب فقہ مین واسطی شناخت
فروع نادرہ عبادات کی اور معلوم کرنی طریق توسط کے درمیان خلق کے
خصومات مین وقت انکباب خلق کی شہوات پر مشغول ہو کیونکہ یہ امر بہی وقت
فراغ کی ان مہمات سی منجملہ ایک فرض کفایات کے ہے پہر اگر تیرا جی یہ
چاہے کہ تو ان اوراد و اذکار کو ترک کر دی اور اسی شغل فقہ مین رہے
تو جان لی کہ شیطان لعین نی تیری دل مین ایک دارو فین مدسوس کر دی
ہے وہ دارو یہی حب جاہ و مال ہی سو اس دہوکے مین نہ آنا چاہیے کہ تجہکو
شیطان بنی اور وہ تجہکو ہلاک کر ڈالی پہر تیرے ساتہہ مسخراپن کری مان
اگر تیری نفس نی ایک مدت تک تجربہ اوراد و عبادات کا کیا ہے اور وہ
اون کو براہ کسل ثقیل نہین جانتا ہے لیکن رغبت تیری تحصیل علم نافع مین
ظاہر ہے اور مقصود تیرا اس سی بجز وجہ اللہ و دار آخرت کی اور کچہہ

نہین ہی تو یہ طلب تیری نوافل عبادات سی افضل ہی جبکہ نیت صحیح ہوگی
لکن شان صحت نیت مین ہے کیونکہ عدم صحت نیت ایک معدن غرور
جہال و مزلت اقدام رجال ہی نہتی مین کہتا ہون کہ بیان علم نافع کا اغاز
کتاب المعتقد المنتقد مین تفصیلاً لکہا گیا ہے اوس کی طرف رجوع کرنا چاہیے
حالت دوم یہ ہی کہ تحصیل علم نافع پر قدرت نہو لکن وظائف عبادات
مین جیسی ذکر و قرآن و تسبیحات و نماز سے مشغول رہی یہ درجہ عابدین کا او
سیرت صالحین کی ہی اس صورت مین بہی یہ شخص منجملہ فائزین کے ہوگا
حالت سوم یہ ہے کہ ایسے کام مین مشغول ہو جس سی مسلمانون کو خیر
پہونچے اور اونکی دلون مین سرور داخل ہو اور صالحین کو اعمال صالحہ کرنا
آسان ہوجای جیسے بجالانا خدمت فقہا و متعبین و صوفیہ صالحین و دیگر اہل
دین کی اور چلنا پہرنا اون کی کام کاج مین اور سعی کرنا اطعام فقرا و مساکین
مین اور بیمارونکی عیادت کی لیے جانا اور جنازون کی ہمراہ چلنا کہ یہ سب افعال
نوافل سی افضل ہین اور عبادات ہین ان مین رفق ہی ساتہہ مسلمانون کے
حالت چہارم یہ ہے کہ اگر یہ کچہہ نہو سکی تو اپنے ہی کامون مین مشغول ہو
اپنے نفس اور اپنی عیال کی لیے کمائی کرے اور مسلمان اوس کی زبان و
ہاتہہ سی سلامت اور مامون رہین اور اسکا دین بہی سالم رہے کیونکہ یہ مرتکب
کسی معصیت کا نہین ہوا ہے بلکہ اس وجہ سے وہ درجہ اصحاب یمین کو پہونچیگا

اگر اہل ترقی سے طرف مقامات سابقین کی نہین ہے یا ایک تعلق وجہ سے ہے مقامات دین کا اور جو کچھ بعد اس کے ہے وہ مراتع شیاطین ہے معاذ اللہ کہ کوئی شخص ایسی کام مین مشغول ہو جو اوسکی دین کو ذلیل کرے یا کسی بندہ کو سمجھے جو اوسکی ایذا پہونچائی کہ یہ رتبہ ہالکین کا ہی خدا نکرے کہ کوئی آدمی اس طبقہ مین ہو

ذکر مراتب دین کا

بندہ دربارۂ اپنی دین کی تین درجات پر ہوتا ہے ایک سالم یہ وہ شخص ہے جو اوا فرائض اور ترک معاصی پر مقتصر ہی دوم رابح یہ وہ شخص ہی کہ متبرع ہے ساتھ قربات و نوافل کی سوم خاسر یہ وہ شخص ہے کہ لوازم سی مقصر ہی سو اگر کسیکو یہ قدرت نہو کہ وہ رابح بنے تو اسی مین کوشش کری کہ سالم ہو اور ہرگز نہ ہی کہ خاسر ہوئی اور بندہ حق مین سائر عباد کی تین درجون پر ہوتا ہے ایک یہ کہ اونکی حق مین نازل بمنزلہ ملائکہ بررہ کرام کی ہو اور یہ اس طرح پر ہے کہ اغراض عباد مین براہ رفق سعی کری اور اون کی دلون مین سرور داخل کری دوم یہ کہ اونکی حق مین نازل بمنزلہ بہائم و جمادات کے ہو کوئی خیر و فضل اس سے اونکو نہ پہونچے لیکن اپنی شر کو اونسے باز رکھے سوم یہ کہ اونکی حق مین نازل بمنزلہ عقارب و حیات و سباع ضاریات ہو اوس سی خیر کی امید نہین ہے اور اوسکی شر سے بچا جاتا ہی سو اگر یہ قدرت نہین ہی کہ ملتحق باقی ملائکہ ہو تو اس سی بھی

حذر کرنا چاہیے کہ درجہ بہائم وجمادات سی اوترکر مراتب مار وکژدم ودرندہ گزندہ زیان رسان مین نازل ہو پہر اگر نفس اسکا اس بات پر راضی ہی کہ اعلی علیین سی نزول کری تو اسپر تو ہرگز راضی ہونا نچاہیے کہ اسفل سافلین مین جاگری شاید کہ اس صورت مین کفافا ناجی ہو نہ نفع مین رہے اور نہ نقصان مین پڑے اب یہ چاہیے کہ دن کی روشنی مین مشغول ہو مگر اوسی کام مین جو اوس کی معاد یا معاش مین سودمند ہو اور اوس سی بی نیاز نہو سکی یا اوس سی اپنی معاد ومعاش پر مدد لی سکی پہر اگر قائم بحق دین باوجود مخالطت مردم نہو سکی اور سالم نہ رہ سکی تو پہر ایسے شخص کے لیے یہ بہتر ہے کہ عزلت اختیار کری کہ اسی مین اوسکی نجات وسلامتی ہی پہر اگر عزلت مین بہی وسوسی وسکو طرف خلاف مرضی خدا کے کہینچین اور وظائف عبادات سی وہ اونکی قلع وقمع پر قدرت نپاوی تو پہر نوم اختیار کری کہ یہ اوسکی اور ہماری حق مین احسن احوال ہی اذا عجزنا عن الغنیمۃ رضینا بالسلامۃ فی الہزیمۃ جس شخص کی دین کی سلامتی اوس کی حیات کی تعطیل مین ہے اوسکا حال احسن ہے کیونکہ خواب برادر مرگ ہی اور مرگ تعطیل حیات والتحاق بالجمادات ہے

آداب استعداد کی واسطی سائر صلوات کی

زوال سی پہلی نماز ظہر کی لیی مستعد ہو اگر رات کو قیام کیا ہو یا کسی کار خیر مین جاگا ہو تو قیلولہ کرلی کہ اسمین قیام لیل پر معونت ہوتی ہے جس طرح کہ سحور مین صیام

نماز پر موقوف ہوتی ہی اور قیلولہ کرنا بغیر قیام شب کی ایسا ہی جیسے کوئی
سحور بغیر صیام نماز کی کری جب قیلولہ کیا تو اب زوال سی پہلی بیدار ہو اور وضو
کرکی مسجد مین حاضر ہو اور تحیۃ المسجد پڑھکر انتظار اذان کا کری اور اذان سنے
جواب دی پہر کہڑے ہوکر چار رکعت عقیب زوال پڑہے حضرت ان رکعات
مین تطویل کرتی اور فرماتی تہی کہ اسوقت دروازی آسمان کے کہلتے ہین
مین چاہتا ہون کہ میرا عمل صالح اس وقت مین اوپر جاوے اور یہ چار رکعت
قبل ظہر کی سنت موکدہ ہین پہر نماز فرض ہمراہ امام کی ادا کری پہر بعد فرض
کے دو رکعت پڑہے یہ رکعتین منجملہ رواتب ثابتہ کے ہین اور مشغول ہو عصر
تک مگر تعلم علم یا اعانت مسلم یا قرارت قرآن یا سعے معاش مین جس سے
اپنے دین پر استعانت لی پہر عصر سے پہلی چار رکعت پڑہی یہ سنت موکدہ ہین
حضرت نے فرمایا ہے رحم اللہ امرءً صلی قبل العصر اربعا تو اب اسمین جہد کرنا
چاہیے کہ حضرت کی دعا اسکو بہی پہونچے اور بعد عصر کی مشغول نہو مگر شل اوّل کے
مین اوقات کا مہمل رکہنا ٹہیک نہین ہی بلکہ ہر وقت مین کیفما اتفق مشغول رہے
بلکہ یہ چاہیے کہ نفس کا حساب لی اور اوراد و وظائف لیل و نہار کو ترتیب دے
اور ہر وقت کی لیے ایک شغل معین فرمائے کہ اسوقت وہی کام کری اور اس سی تجاوز
طرف ماسوا کی نکری اس سی برکت اوقات کی ظاہر ہوتی ہے اور جب نفس کو
مثل بہائم کے مہمل چہوڑ دیا اور نہ جانا کہ کسوقت کون سا شغل کرنا چاہیے

تو اکثر اوقات برباد ہو گی اور عمر فوت ہو گی حالانکہ راس المال یہی عمر ہی
اور اسی پر تجارت ہوتی ہے اور اسی سے نعیم دار الابد تک اللہ پاک کی جوار
مین پہونچنا ہوتا ہے ہر نفس انسان کی انفاس مین سے ایک جوہر بے قیمت ہے
جسکا بدل نہین ہی جب وہ فوت ہو گیا تو اب جمقا مغرورین کی طرح یہی ہونا
سچا ہیے کہ ہر دن زیادت اموال پر خوش ہوتی ہین حالانکہ اونکی عمر گھٹتے
جاتی ہے مال کی بڑہنے اور عمر کے گھٹنے مین کیا خیر و خوبی ہی خوشی کی بات
تو یہ ہی کہ علم نافع یا عمل صالح بڑہے کہ یہ دونون آدمی کے رفیق و صاحب
ہین قبر مین جبکہ اہل و مال و ولد و اصدقا اوسکو چھوڑ کر پیچھے رہجاتی ہین
انتہے اس بارہ مین رسالہ عمارۃ الاوقات ہادی و مرشد ہی اوسکا مطالعہ کرنا
چاہیے پھر جب سورج زرد پڑجائے تو یہ جہد کرے کہ قبل غروب کی مسجد مین آئے
اور تسبیح و استغفار مین مشغول ہو اس وقت کی فضیلت مثل فضیلت ما قبل
طلوع کی ہی قال اللہ تعالیٰ وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها
سورج کے ڈوبنے سے پہلے والشمس وضحاها والليل اذا يغشى ومعوذتين پڑہے
اور استغفار مین ہو جبکہ سورج ڈوبے پھر جب اذان سنے تو جواب دے اور یہ کہے
اللهم هذا اقبال ليلك وادبار نهارك واصوات دعاتك فاغفرلي
اور بعد ختم جواب اذان کی دعاے وسیلہ مانگے پھر نماز فرض پڑہے اور بعد اوسکے
دو رکعت قبل تکلم کے راتبہ مغرب ادا کرے اور اگر چار رکعت پڑہے تو یہ بھی سنت ہے

اور اگر ہو سکی تو نیت اعتکاف کی مشارکت کر لی اور مابین عشائین کو نماز سی
زندہ رکھی کہ اس کی فضیلت بی حساب آئی ہی اور یہی ناشئۃ اللیل ہی کیونکہ
اول نشأۃ ہے اسی کو صلوۃ الاوابین کہتی ہین حضرتؐ سے اس آیت کو
پوچھا تھا تتجافی جنوبہم عن المضاجع فرمایا یہ نماز ہے درمیان عشائین کے
یہ نماز ملغیات اول و آخر روز کو دور کر دیتی ہے ملغیات جمع ہے ملغاۃ کی
مشتق لغو سی پہر جب وقت نماز عشا کا داخل ہو فرض سے پہلی چار رکعت
پڑہے واسطی احیاء مابین اذانین کی کہ اسکی فضیلت بہت آئی ہے
حدیث مین فرمایا ہے کہ دعا درمیان اذان و اقامت کی رد نہین ہوتی پہر
نماز فرض پڑہے اور دو رکعت راتبہ بجا لائی اور ان مین الم سجدہ و تبارک
یا سورہ یٰس و دخان پڑہے یہ پڑہنا حضرتؐ سے ماثور ہی اسکی بعد چار
رکعت پڑہے حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہی پہر تین رکعت وترؐ ادا کری
دو سلام یا ایک سلام سی حضرتؐ وتر مین سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور
قل یا ایہا الکافرون و اخلاص و معوذتین پڑہتے تہی پہر اگر عزم قیام لیل کا ہو
تو وتر کو موخر کری تا کہ وتر آخر نماز شب ہو پہر مذاکرہ علم یا مطالعہ کتاب مین
مشغول ہو اور لہو و لعب میں اشتغال نکری تا کہ یہ امر خاتمہ اعمال کا قبل نوم کے ہو
فان الاعمال بخواتیمہا

له وتر کی ایک
طاق کو ایک اور
تین اور پانچ اور
سات سب عدد
ثابت ہیں ۱۲

	آداب نوم	

جب ارادہ سونی کا کری تو فراش رو بقبلہ بچھائے اور دست راست پر سوئے
جس طرح کہ مردہ لحد مین سوتا ہے اور جان لی کہ نوم مثل موت کی ہی اور
بیداری مثل بعث کی اور شاید اللہ رات مین اوسکی روح کو قبض کرلے
اس لیی اللہ کی لقار کی لیے مستعد رہی اس طرح کہ طہارت پر سوی اور
وصیت لکھی ہوئی زیر سر رہے اور سب گناہون سی تائب ہوکر خواب کری
اور مستغفر ہو اور یہ عزم رکھی کہ پہر عود طرف معصیت کی نکریگا اور ارادہ خیر کا
ساتھہ سب مسلمانون کے رکھے اگر اسد خواب سی اوٹھا ئی اور یاد کری کہ
اسی طرح عنقریب لحد مین لیٹیگا یکتا و تنہا سوا عمل کی کوئی ساتھہ نہوگا او بجز
اپنی سعی کی کوئی جزا نہ ملیگی اور متکلف فرش بچھا کر سونا نچاہیے کہ خواہی
نخواہی غنید آ سے اس لیی کہ نوم تعطیل حیات ہے مگر یہ کہ کسی پر بیدار سے
وبال ہو کہ اوس وقت نوم سلامتی دین کی ہوتی ہے فائدہ رات دن
۲۴ گھڑی کا ہوتا ہے سو رات دن مین آٹھہ گھڑی سی زیادہ نسونا کہ تنا سب
ہی مثلا اگر ساٹھہ برس جیا تو بیس برس سونی مین گئے یہ ایک تہائی عمر ہوئی
سوتی وقت مسواک و آب ضور رکھہ لی اور قیام لیل یا قیام پر قبل صبح کے
عزم کری اور دو رکعت جوف لیل مین پڑہنا ایک کنز ہے کنوز بر سے اب چاہیے
کہ موت سی خزانی روز فقر کے لیی جمع کر رکھی کیونکہ بعد موت کی کنوز دنیا کچھہ
کام نہ آئین گی وقت نوم کی یون کہی باسمک ربی وضعت جنبی وباسمک

ارفعه فاغفر لی ذنبی اللهم قنی عذابك یوم تبعث عبادك اللهم
باسمك احیی واموت اللهم انت خلقت نفسی وانت توفاها لك
محیاها ومماتها ان امتها فاغفر لها وارحمها وان احییتها فاحفظها
بما تحفظ به عبادك الصالحین اللهم انی اسالك العفو والعافیه و نجی
دلائ پهر آیة الکرسی اور آمن الرسول تا آخر سورۂ اخلاص ومعوذتین سورۂ
تبارک پڑہے اور جب نیند آئی تو چاہیے کہ ذکر خدا وطہارت پر ہو جو کوئی
ایسا کرتا ہی اوس کی روح عرش تک جاتی ہے اور وہ جبتک جاگیگا تب تک
مصلی لکہا جاویگا پہر جب خواب سی جاگی تو وہی کام کری جسکا ذکر پہلی ہو چکا ہے
اور باقی عمر مین اسی ترتیب پر مداومت رکہی اگر یہ مداومت شاق گذری تو
جس طرح بیمار تلخی دوا پر بانتظار شفا صبر کرتا ہے اوس طرح صبر کری اور اپنی
کوتاہی عمر مین فکر کری کہ اگر سو برس زندہ رہا تو یہ مدت بنسبت مقام
دار آخرت کی نہایت قلیل ہے کیونکہ آخرت ابد الآباد ہی اور تامل کرے کہ
وہ طلب دنیا مین کیونکر ایک ماہ یا ایک سال تحمل مشقت کا بامید راحت بیست
سال مثلا کرتا ہی پہر کیون نہین ان ایام قلائل پیا مید راحت ابد الآباد
تحمل کر سکتا ہی طول امل نکری کہ اس سی عمل ثقیل ہو جاتا ہے اور قرب موت
کا اندازہ کری اور اپنے جی مین کہی کہ مین آج مشقت اوٹہاتا ہون شاید
آج کی رات مر جاؤن اور آج کی رات صبر کرون شاید کل مر جاؤن کیونکہ

موت کسی وقت مخصوص اور حال مخصوص وسن مخصوص مین ہجوم نہین کرتی
ہے وہ تو ضرور ہی آئیگی اسلیے مستعد ہونا واسطی اوسکی اولی ہی مستعد
ہونی سی واسطی دنیا کی اور یہ بات معلوم ہے کہ مین دنیا مین نرہونگا مگر
تھوڑی مدت اور شاید کہ میری اجل مین باقی ہو مگر ایک ہی دن یا ایک ہی
نفس غرضکہ اسکو اپنے جی مین ہر دن مقدر کری اور نفس کو تکلیف صبر کی
طاعت خدا پر یوماً فیوماً دی کیونکہ اگر پچاس برس کا رہنا مقدر کریگا اور
اوسکو صبر طاعت خدا پر دیگا تو نفس نافرو متعصی ہوگا لکن اس کام کی کرنی
سے وقت موت کی ایسی فرحت ہوگی جس کی انتہا نہین اور اگر تسویف و
مساہلت کی اور ایسے وقت مین موت آگئی کہ گمان بھی نہ تھا تو وہ حسرت
ہوگی جسکا پایان نہین وعند الصباح یحمد القوم السرى وعند الموت
یاتیك خبر العقبی ولتعلمن نبأه بعد حین اب بعد ارشاد ترتیب اوراد کے
کیفیت و آداب نماز و روزہ و قدوہ و جماعت و جمعہ معلوم کرنا چاہیے۔

آداب نماز کی

بعد فراغ کے طہارت خبث و طہارت حدث سی بدن و جامہ و مکان مین
اور بعد ستر عورت کی ناف سی زانو تک رو بقبلہ کھڑا ہو درمیان دونون قدم
کے کشادگی رکھے اس طرح پر کہ باہم نملین اور سیدھا کھڑا ہو کر قل اعوذ برب الناس
واسطی تحصن کی شیطان رجیم سی پڑھے اور دل کو حاضر کری اور وسواس سی خالی

رکہی اور دیکہی کہ مین کسکی سامنے کہڑا ہوتا ہون اور کس سی مناجات کرتا ہون
اور اس سی شرمائی کہ مین اپنی مولی کی ساتہہ قلب غافل اور سینۂ پُر وسوسں
دنیا اور خبائث شہوات سی مناجات کرون اور جان لی کہ اللہ تعالی اوسکی
سریرت پر مُطلع ہی اور اوسکی دل کی طرف نظر کر رہا ہے اور اللہ اوسکی نماز
اوسی قدر قبول کریگا جتنا خشوع و خضوع و تواضع و تضرع نماز مین ہوگا اللہ
کی عبادت یون کری کہ گویا اوسکو دیکہہ رہا ہے اور اگر تہ نہین دیکہتا ہے تو وہ
تو ضروری اسکو دیکہتا ہے پہر اگر دل حاضر نہوا اور جوارح ساکن نہون تو یہ
اوس کی معرفت کا قصور ہی اللہ تعالی کے جلال سی جی مین یہ بات ٹہرائی
کہ ایک نیک مرد آبرودار اوس کی گہر والون مین سے اوس کی طرف دیکہہ رہا
ہے کہ کیسی نماز پڑہتا ہے اس دم دل اوسکا حاضر اور جوارح اوس کے
ساکن ہوجائینگی اب طرف نفس کی رجوع کرکے یون کہی کہ ای نفس بد کار
تجہے اپنے خالق سے شرم نہین آتی کہ تو نی ایک بندۂ ذلیل کی اطلاع کو اللہ
کے بندون مین سی جی مین ٹہرایا کہ وہ تجہے جہانک رہا ہے حالانکہ اوس کی ہاتہ
مین نہ تیرا نفع ہے اور نہ نقصان تیری جوارح اوس کی لیے خاشع ہوئی اور
تیری نماز اوس کی لیے حسین ہو گئی حالانکہ تو جانتا ہے کہ اللہ تجہ پر مطلع ہے
اور تو اوس کی عظمت کی لیے خشوع و فروتنی نہین کرتا کیا اللہ تعالی تیرے
نزدیک اس بندہ سی بہی کمتر ہے تیرا طغیان و جہل کتنا شدید ہی اور تیرے

دشمنی ساتہہ نفس کی کس قدر رہی ہی غرضکہ دل کو ان حیلون سی معالجہ کری
شاید وہ نماز مین ہمراہ تیری حاضر ہو کیونکہ نماز سی اوتنا ہی حصہ ملتا ہے
جو سمجہکر پڑہی ہی اور جو غفلت وسہو کے ساتہہ ہوتی ہے وہ سخت محتاج استغفار
وتکفیر کی ہی پہر جب دل حاضر ہوا تو اب اقامت کہنا نچہوڑے اگرچہ تنہا ہو
اور اگر انتظار حضور جماعت کا ہو تو اذان دی پہر اقامت کہے اور وقت
اقامت کی نیت کری اور دل مین یہ کہے کہ مین فریضہ ظہر ادا کرتا ہون اور یہ
نیت وقت تکبیر تحریمہ کی دل مین حاضر ہو قبل فراغ کے تکبیر سے یہ نیت غائب
نہو پہر وقت تکبیر کے دونون ہاتہہ اوٹہاوی بعد ارسال کی اوگاہ دو دوش
تک اور دو دونون مبسوط ہون اور اونکی انگلیان کہلی ہوئی ہون تکلف
ضم اصابع نکری اور نہ تفریق پہر دونون ہاتہہ یون اوٹہاوی کہ دونون ابہام
مقابل ہر دو نرمہ گوش ہون اور سر انگشتان دونون کانون سی اونچی ہون
اور ہر دو کف دست محاذی منکبین ہون پہر جب اپنی جگہہ مین ٹہیر جائین تو
تکبیر کہے اور آہستہ اونکو نرمی کی ساتہہ چہوڑدی اور وقت رفع وارسال کی
سامنے اور پیچہے دفع نکری اور نہ اونکو داہین بائین جہٹکے جب دونون ہاتہہ
چہوڑدیے تو اب نئے سر سے اونکو طرف سینہ کی اوٹہاوی اور دست راست
کا اکرام کری یون کہ اوس کو دست چپ پر رکہی اور انگشتان دست راست
کو طول ذراع دست چپ پر پہیلاوے اور اوس سی پہونچا پکڑے اور بعد تکبیر کے

اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا کہے پھر وجہت
وجہی تا آخر جو روایت ہے پڑہے پھر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے پھر
فاتحہ ساتہہ تشدیدات کی پڑہے اور فرق کرنی مین درمیان ضنا و ظا
کے اندر نماز کے جہد بجالاوی پھر آمین کہے اور اوس کو ولا الضالین سے
ملاوئی اور نماز صبح و مغرب و عشا مین جہر بالقرادت کری اپنی دو رکعت اول
مین مگر یہ کہ ماموم ہو اور آمین کو پکار کر کہے اور نماز صبح مین بعد فاتحہ کے
کوئی سورت منجملہ طوال مفصل کے پڑہے اور مغرب مین قصار اور ظہر و عصر
مین اوساط پڑہے جیسے والسما ذات البروج اور جو سورتین قریب اوس کے
ہین اور صبح کو سفر مین کافرون و قل ہو اللہ پڑہے اور آخر سورت کو تکبیر رکوع
سے ملاوئی بلکہ بقدر سبحان اللہ دونون مین فاصلہ کری اور ساری قیام
مین سر نگون اور نیچی نگاہ مصلے پر رکہے کہ یہ آنع ہے واسطے ہم کے اور لائق
ترہے بیدل ہی اور التفات کرنی سے طرف یمین و شمال کے اندر نماز کے
بچی پھر رکوع کری اور دونون ہاتہہ اوٹہائی جس طرح کہ پہلی بتایا ہے اور
تکبیر کو انتہائے رکوع تک دراز کری پھر دونون ہتیلیان دونون گہٹنون پہ
جائے اور انگلیان پہیلی ہون اور دونون گہٹنے کہڑے رکہے اور پشت کو دراز
کری اور گردن و سر برابر رکہے ایک صفیحہ کی طرح اور دونون کہنیون کو دونون
پہلو سے الگ کری اور عورت اس طرح نکرے بلکہ بعض کو بعض سے ملالے

اور تین بار سبحان ربی العظیم وبحمدہ کہی اور اگر تنہا ہو تو سات یا دس
بار کہنا اچھا ہی پہر سر اوٹہا کر برابر کہڑا ہو یعنی سیدہا نہ پہڑا اور دونون ہاتہ
سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا اونچی کری جب برابر کہڑا ہو جاوے تو کہے ربنا
لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شئ بعد اور اگر فریضہ
صبح مین ہو تو دوسری رکعت مین وقت اعتدال کی رکوع سے قنوت پڑہے
پہر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کری ہاتہ نہ اوٹہاوے اور پہلی زمین پر دونون گہٹنے
رکہے پہر دونون ہاتہ پیشانی کہلی ہوئی پہر ناک مع پیشانی رکہے اور دونون
کہنیان دونون پہلو سے جدا رکہے اور شکم کو دونون رانون سے الگ کری
اور عورت اس طرح نکرے پہر دونون ہاتہ زمین پر رکہے برابر دونون
دوش کی اور ذراعین کو زمین پر نہ بچہاوے اور تین بار سبحان ربی الاعلی
کہی یا سات یا دس بار اگر اکیلا ہو پہر سجدہ سے تکبیر کہتے ہوئے سر اوٹہاوے
اور برابر بیٹہے اور بائین پانون پر نشست کری اور داہنا قدم کہڑا رکہے
اور دونون ہاتہ ران پر رکہی اور انگلیان پہلی ہون اور کہے رب اغفرلی
وارحمنی وارزقنی واہدنی واجبرنی وعافنی واعف عنی
پہر اسی طرح دوسرا سجدہ کری پہر برابر ہوکر بیٹہ جاوی اس جلسہ استراحت
کو ہر رکعت مین کری جسمین کہ تشہد نہین ہے پہر کہڑا ہو اور دونون ہاتہ
زمین پر رکہے اور ایک کو پانون مین سی حالت ارتفاع مین مقدم نکرے

اور تکبیر ارتفاع کو وقت قرب کی حد جلسۂ استراحت سی ابتدا کری اور اوسکو
منتصف ارتفاع تک تا قیام کھینچے اور یہ جلسہ خفیف و مختلف ہو اور دوسری
رکعت پہلی رکعت کی طرح پڑہے اور ابتدا مین اعادہ تعوذ کا کری پہر دوسرے
رکعت مین واسطی تشہد اول کی بیٹھے اور دست راست کو جلوس تشہد اول
مین فخذ یمنے پہ رکہی اصابع منقبض ہون مگر مسبحہ وابہام کہ انکو چہوڑ دے
اور مسبحہ یمنی سی نزدیک الا اللہ کہنی کے اشارہ کرے نہ نزدیک لا الٰہ کے اور
دست چپ کو فخذ یسری پر منشورۃ الاصابع رکہے اور پای چپ پر اس تشہد
مین بیٹھے جس طرح کہ درمیان ہر دو سجدہ کے بیٹھتا ہے اور تشہد اخیر مین
متورک ہو یعنی سرین پر نشست کری اور بعد درود شریف کی دعای معروف
کا استعمال کری اور ورک ایسر پر بیٹھے اور پای چپ کو اپنے نیچے سے
باہر نکالی اور قدم یمنی کو کہڑا رکہے پہر بعد فراغ کے کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ
دوبار ہر دو جانب اور اس طرح التفات کرے کہ رخسار اوس جانب کا نظر آوے
اور نیت باہر آنی کی نماز سے کری اور دونون طرف سلام پہیری بہ نیت ملائکہ
ومسلمین یہ ہیئت نماز منفرد کی ہی اور عماد نماز خشوع وحضور قلب ہے ہمراہ
قرارت وذکر بالفہم کے حسن بصری کہتے ہین جس نماز مین دل حاضر نہین ہوتا
ہے وہ اسرع الی العقوبت ہوتی ہی اور حدیث مین آیا ہے کہ بندہ نماز
پڑہتا ہے اور نہین لکہی جاتی اوس کی لیے سدس اور نہ عشر لکہا وتی نماز کی

جاتی ہے جتنی اوس نی سمجھکر پڑھی ہے

آداب امامت وقدوت کی

امام کو چاہیے کہ نماز کو ہلکا کری انس کہتی ہین ما صلیت خلف احد صلاۃ اخف ولا اتم من صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبتک موذن اقامت سی فارغ نہو اور صفین برابر نہو جائین تب تک تکبیر نکہے اور تکبیرات کو باواز بلند کہے اور ماموم اتنی آواز رکہے کہ خود سن لی امام نیت کری امامت کی تاکہ فضل ہاتھ آئے اگر اوس نی یہ نیت نہین کی ہے تو قوم کی نماز ہوگئی بسبب نیت اقتدا کی اور اونکو فضل قدوہ کا ملگیا اور دعا استفتاح وتعوذ کو چپکی کہے مثل منفرد کے اور فاتحہ وسورت کو تمام نماز صبح اور دو رکعت اول مغرب وعشا مین جہر سے پڑہے اسی طرح منفرد اور آمین جہر سے کہے جہریہ مین ایسی طرح ماموم اور ماموم اپنی تامین امام کی تامین سے ملائے معانہ تعقیبا اور امام بعد فاتحہ کے سانس لینی کو سکتہ کری اور ماموم فاتحہ کو جہریہ مین اس سکتہ کے اندر پڑہے تاکہ امام کی پڑہنے کو سن سکی اور ماموم جہریہ مین کوئی سورت نہ پڑہے مگر اوسی دم کہ آواز امام کی نہ سنتا ہو اور امام رکوع وسجدہ مین تین تسبیح سی زیادہ نکہے اور تشہد اول مین اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد پر زیادہ نکری اور دو رکعت اخیر مین فاتحہ پر اقتصار کری اور قوم پر تطویل نکرے اور نہ دعا تشہد اخیر مین بقدر تشہد وصلوۃ پر زیادت کری

اور امام وقت تسلیم کی نیت سلام کی قوم سے کرے اور قوم اپنی تسلیم میں
جواب کی کرے اور بعد فراغ کی سلام سے امام ایک ساعت سیدھی اور
لوگون کی طرف متوجہ ہو اور التفات نہ کرے آگے پیچھے اوسکے تو تین ہوا
تا کہ اولا وہ پہر کر چلی جائیں اور جب تک امام نہ اوٹھے کوئی شخص قوم میں نہ
نہ اوٹھے اور امام کو اختیار ہے کہ چاہے داہنی طرف پہری یا بائین طرف
یمین احب ہے اور امام اپنی جان کو ساتھ دعا کی قنوت میں خاص نہ
بلکہ یون کہے اللھم اھدنا الخ اور قنوت جہری پڑہے اور قوم آمین کہے
لیکن نہ اوٹھائے کہ یہ اخبار سے ثابت نہیں ہے اور ماموم بقیہ قنوت
تقضی ولا یقضی علیک پڑہے اور ماموم اکیلا نہ کھڑا ہو بلکہ صف میں داخل
ہو جاوے یا کسی کو اپنی طرف کہینچ لے ماموم کو چاہیے کہ افعال میں امام سے
مقدم یا مساوی ہو بلکہ یہ چاہیے کہ متاخر رہے اور رکوع کی لیے تب جھکے
اوسی وقت کہ امام حد رکوع تک پہونچ جاوے اور نہ سجدہ کو جھکے
کہ ماتھا امام کا زمین سے نہ لگے

آداب جمعہ کی

جمعہ مومنین کی عید ہے اور ایک یوم شریف ہے کہ اللہ نے اس امت کے
ساتھ خاص کیا ہے اس دن میں ایک ساعت مبہم ہے کوئی بندہ مومن
اوس ساعت کی موافق نہیں ہوتا اور اللہ سے اپنی حاجت اوس گھڑی

ہے لیکن اللہ وہ حاجت اوس کی اوسکو عطا کرتا ہے لہذا یہ چاہیے کہ جمعرات
سے جمعہ کی لیے طیاری کرے کپڑے تنظیف ہوں سہ پہر پنجشنبہ کو بہت سی
استغفار و تسبیح کرے کہ یہ ساعت فضل میں برابر ساعات یوم الجمعہ کے
ہے اور صوم جمعہ کی نیت کرے لیکن ہمراہ شنبہ یا پنجشنبہ کی اس لیے کہ تنہا
یوم جمعہ کی صوم سے نہی آئی ہے جب صبح طالع ہو تو نہائے کہ غسل جمعہ کا
واجب ہے ہر محتلم پر یعنی ثابت ہوگئی ہے پہر سفید کپڑے پہنے کہ احب ثیاب ہے
طرف اللہ کی اور جو عطر بہتر سے بہتر موجود ہو وہ ملے اور تنظیف بدن میں
مبالغہ کرے حلق و قص و تقلیم و سواک و سائر انواع نظافت و تطییب رائحہ سے
پہر سویرے سے طرف جامع مسجد کے جائے اور آہستگی و سکینہ و وقار سے چلے
حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی ساعت اولی میں گیا اوسنے گویا ایک بدنہ قربانی
کیا اور جو دوسری ساعت میں گیا گویا اوسنے ایک گاؤ قربانی کی اور جو
تیسری ساعت میں گیا اوسنے گویا ایک کبش قربان کیا اور جو چوتہی ساعت
میں گیا اوسنے گویا ایک مرغ قربان کیا اور جو پانچویں ساعت میں گیا اوسنے
گویا ایک انڈا قربان کیا پہر جب امام باہر نکلتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں
اور اقلام اوٹھا لیے جاتے ہیں اور فرشتے پاس منبر کے ذکر سننے کو جمع ہوجاتے
ہیں کہتے ہیں کہ لوگ اپنی قرب میں وقت نظر کرنے کی طرف وجہ کریم حقتعالی
کی بقدر بکور الی الجمعہ کی ہونگے پہر جب جامع مسجد میں داخل ہو تو صف اول

طلب کری اگر لوگ فراہم ہوچلی ہون تو اون کی گردنون کو پامال نکری
اور نہ اون کی سامنے سے نکلی کہ وہ نماز پڑہتے ہون بلکہ قریب کسی ستون
یا دیوار کی بیٹھ جائے تاکہ اس کی سامنے سی لوگ گذر نکرین اور تحیت پڑ
ہوی نہ بیٹھے بہتر یہی کہ چار رکعت پڑہے ہر رکعت مین پچاس بار سورۂ اخلاص
پڑہے حدیث مین آیا ہے جو کوئی ایسا کریگا وہ نمریگا یہان تک کہ اپنی جگہہ
جنت مین دیکھیگا یا کوئی دوسرا اوس کے لیے دیکھیگا تحیت کا ترک کرنا چاہیے
اگرچہ امام خطبہ پڑہتا ہو اور سنت یہی کہ ہر چار رکعت مین سورۂ انعام
و کہف و طٰہٰ و یٰس پڑہے اگر قادر نہو تو یٰس و دخان و الم سجدہ و سورۂ ملک
پڑہی اور پڑہنا اس سورت کا شب جمعہ مین ترک نکری کہ اسمین فضل کثیر ہی
اور جو شخص کہ یہ کام اچہی طرح نکر سکی تو وہ سورۂ اخلاص و درود خاص
اس دن مین کثرت سے پڑہے جب امام باہر آئی تو نماز و کلام قطع کرکے
جواب موذن مین مشغول ہو پہر خطبہ سنی اور اوس سی نصیحت پکڑے اور وقت
خطبہ کی بالکل بات نکری حدیث مین آیا ہے جسنے کہا اپنی صاحب سی ور امام
خطبہ پڑہتا تہا کہ چپ رہ اوسنی لغو کیا اور جسنی لغو کیا اوسکا جمعہ نہین ہے
یعنی اس لیے کہ یہ کہنا کہ چپ رہ کلام ہی لہذا چاہیے کہ اپنی غیر کو اشارہ سی
منع کری نہ لفظ سی پہر امام کا مقتدی بنے جس طرح پہلے بتادیا ہے پہر جب نماز
جمعہ سی فارغ ہو اور سلام پہیری تو بات کرنی سے پہلے سات بار فاتحہ اور

سات بار اخلاص اور سات بار معوذتین پڑہے کہ یہ اوسکو اس جمعہ سی دوسرے جمعہ تک محفوظ رکھیگا اور شیطان سی حرز مین ہوگا پہر کچہہ دعا کری پہر بعد جمعہ کے دو یا چار یا چہہ رکعت دوگانہ پڑہے کہ یہ سب حضرت سی احوال مختلفہ مین مروی ہین پہر مسجد مین مغرب تک یا عصر تک رہی اور ساعت شریفہ کی اچہی تاک لگائی کہ وہ ساری دن مین مبہم ہے شاید یہ اوسکو پالی اور اوسوقت اللہ کی لیے خشوع و تضرع مین ہو اور جامع کی اندر مجالس خلق و مجالس قصاص مین حاضر نہ ہوے

صدای شہر دو اعظ کہ لب بلند شدہ است | رہین گوش گرانی کہ داشتم دارم

بلکہ مجلس علم نافع مین حاضر ہو کہ یہ علم تجہکو اللہ تعالیٰ جل شانہ سے خائف ترکریگا اور تیری رغبت کو دنیا مین گہٹائیگا کیونکہ جو علم انسان کو دنیا سے چہڑاکر طرف آخرت کی نلاوی وس سی جہل اچہو ترہے فاستعذ باللہ من علم لا ینفع ف کثرت دعا کی وقت طلوع و وقت زوال و وقت غروب و وقت اقامت اور نزدیک چڑہنے امام کے منبر پہ اور وقت کہڑی ہونی لوگون کی نماز کو چاہیے لگتا ہی کہ ساعت شریفہ بعض ہین ان اوقات کے ہو انتے مین کہتا ہون کہ مظنہ اغلب واسطے ساعت اجابت کی دو وقت ہین ایک صعود امام سی منبر پر تا سلام نماز دوم قبیل مغرب تا غروب و اللہ اعلم ف یہہ بہی خبر کری کہ بقدر مقدرت اس دن مین صدقہ دی اگرچہ قلیل ہو کہ

اس سی نماز و روزہ و تصدق و قرارت و ذکر و اعتکاف و رباط سب جمع ہوتا
ہے اور اس دن کو منجملہ اسبوع کی خاص واسطی اپنی آخرت کے کرلی شاید
بقیہ ہفتہ کا کفارہ ہوجای ~~

آداب صیام کی

نچاہیے کہ فقط رمضان کی روزون پر اقتصار کرے اور تجارت نوافل و
کسب درجات عالیہ فرادیس کو ترک کر دی ہیر اوس دن صائمین
کی طرف نظر کر کے حسرت کری جس طرح کہ ایک جیتے تاری کی طرف
دیکہتا ہے کیونکہ وہ اوس دن اعلی علیین مین ہونگی ف ایام فاضلہ جکی
فضل و شرف کی اخبار شاہد ہین اور اون دنون مین روزہ رکہنا موجب
جزالت ثواب کا ہے ایک یوم عرفہ ہی واسطے غیر حاجی کی دوم یوم عاشورا
ہے سوم عشر اول ذیحجہ ہی چہارم عشر اول محرم ہے پنجم رجب ہی ششم شعبان
ہے ہفتم صوم اشہر حرم یعنی ذلقعدہ و ذیحجہ و محرم و رجب ہی ایک فرد ہی اور
تین سردیہ صوم سال تمام کی ہین اور منجملہ فضائل کے ہین رہنا مہینا سو
اول و اوسط و آخر اد ہی اور ایام بیض ۱۳ ۱۴ ۱۵ اور ہفتہ مین ایک دن
دوشنبہ کا ہی دوم پنجشنبہ کا سوم جمعہ کا ہفتہ بہر کے گناہ صوم دوشنبہ و پنجشنبہ
و جمعہ سی مکفر ہوجاتی ہین اور مہینا بہر کے گناہ صوم یوم اول و یوم اوسط
و یوم آخر اد اور ایام بیض سے مٹ جاتی ہین اور سال بہر کے گناہ صیام

ان ایام وا شہر مذکورہ کی مکفر ہو جاتی ہین ف جب روزہ رکہی تو یہ گمان
نکری کہ روزہ عبارت ہے ترک طعام و شراب و وقاع سی فقط کیونکہ حضرت
نے فرمایا ہی کہ بہت سی روزہ دار ہین جنکو کچہہ فائدہ روزی سی نہین ہے
مگر بہوک و پیاس بلکہ تمام صیام یہ ہے کہ ساری جوارح کو مکروہات خدا سی روکے
بلکہ یہ چاہیے کہ آنکہہ کو نظر کرنی سی طرف مکارہ کی اور زبان کو گفتگوی لاعنی سے
اور کان کو محرمات کی سننے سے محفوظ رکہے سننے والا شریک گوینادہ ہوتا ہے
اور دو مغتاب مین سی ایک غیبت کرنے والا ہوتا ہے اسی طرح سارے
جوارح کو جیسے کہ بطن و فرج کو روکتا ہے روکی خبر مین آیا ہے کہ پانچ چیزین
ہین جو صائم کو مفطر کر دیتی ہین کذب و غیبت و نمیمہ و نظر بشہوت اور یمین
کاذبہ اور فرمایا ہے کہ روزہ سپر ہی تم مین جب کوئی روزہ دار ہو تو نہ رفث
کری اور نہ فسق اور نہ جہل اور اگر کوئی آدمی اوس سے مقابلہ کرے یا
گالی دی تو کہدی کہ مین روزہ دار ہون ف پہر یہ کوشش کری کہ
روزی کو طعام حلال پر افطار کری اور کثرت سی نکہائے کہ بسبب صوم کے
اکل ہر شب پڑہجای اور کچہہ فرق نہین ہے جبکہ پورا اوتنا کہایا جس کی
عادت تہی ایک بار یا دو بار مین کیونکہ مقصود روزی سے یہ تہی کہ شہوت
ٹوٹی اور قوت ضعیف ہو تاکہ تقوی پر قوت حاصل ہو اور جب اوتنا کہا لیا جو
فوت ہوا تہا تو تدارک مافات کر لیا اب ایسی روزی مین کیا فائدہ ہی حالانکہ

معدہ ثقیل ہوگیا اسکو کوئی برتن شکم سیر سے بڑھکر دشمن نہین ہے اگرچہ
حلال سے ہو پھر حرام کا کیا ذکر ہے اور جب یہ معنی صوم کے پہچان لیے تو اب
جہان تک ہوسکے کثرت سے روزے رکھی کہ صوم اساس عبادات و
مفتاح قربات ہی حضرت نے کہا ہے قال اللہ تعالی کل حسنة بعشر امثالها
الی سبعمائة ضعف الا الصوم فانه لی وانا اجزی به اور فرمایا ہے قسم ہے
اوسکی جسکی ہاتھ مین ہے جان میری کہ بدبو دہن صائم کی اطیب ہے نزدیک اللہ
کے بوی مشک سی اللہ فرماتا ہے انما یذر شهوته وطعامه وشرابه من اجلی
فالصوم لی وانا اجزی به اور فرمایا ہی جنت کا ایک دروازہ ہی جسکو ریان کہتے
ہین داخل ہونگی اوس دروازہ سی مگر روزہ رکھنے والی اسقدر شرح طاعات
کی بدایت ہدایت سی تجھکو کافی ہی اور جب حاجت زکوۃ وحج کی ہو یا مزید
شرح نماز و روزہ کی تو اوسکو کتاب احیاء العلوم سی طلب کر اوسکے یا کیمیاء سعادت
سے یا بذل النفقة وتحویلہ سے

قسم دوم قول ہی اجتناب معاصی مین

دین دو نصف ہی ایک شطر ترک مناہی دوسرا شطر طاعات سو ترک مناہی
اشد ہے کیونکہ طاعات پر ہر کوئی قدرت رکھتا ہی اور ترک شہوات پر قدرت
نہین ہوتی ہی مگر صدیقین کو و لہذا فرمایا ہے المهاجر من هجر السوء والمجاهد
من جاهد هواه انسان اللہ کی نافرمانی جوارح سی کرتا ہی اور یہ جوارح

ایک نعمت ہین خدا کی اور پاس آدمی کی امانت ہین سو استعانت کرنا بندہ کا اسکی نعمت سی اسد کی معصیت پر غایت کفران ہی اور خیانت کرنا امانت مین جو اسد نے ودیعت رکھی ہے نہایت طغیان ہی یہ اعضا انسان کی رعایا ہین اب نظر کری کہ انکی رعایت کس طرح پر کرتا ہے کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ یہ ساری اعضا عرصات قیامت مین زبان طلق ذلق یعنی فصیح سے گواہی دینگے اور رؤس خلائق پر صاحب اعضا کو رسوا و بدنام کرینگے قال تعالی یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یعملون اور فرمایا ہے الیوم نختم علی افواہہم وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون تو اب ساری بدن کی حفاظت کرنا چاہیے خصوصًا سات عضو کی کیونکہ جہنم کی سات در ہین لکل باب منہم جزء مقسوم اور ان ابواب کی لیے متعین نہین ہے مگر وہی شخص جسنے اسد کی نافرمانی ان سات عضو سی کی ہی اول آنکھ دوم کان سوم زبان چہارم شکم پنجم شرمگاہ ششم ہاتھ ہفتم پاؤن سو آنکھ اس لیے پیدا کی گئی ہے کہ ظلمات مین اوس سی راہ پاسے ہر اور حاجات مین اوس سی استعانت لی اور عجائب ملکوت ارض وسموات کو اوس سی دیکھی اور جو آیات اونمین ہین اونسے عبرت پکڑی تو اب آنکھ کو تین یا چار سی محفوظ رکھی کہ وہ طرف غیر محرم کے نظر کرسے یا کسی صورت نمکین کو بشہوت نفس دیکھے یا کسی مسلمان کی طرف چشم حقارت سی نگاہ کری

یا کسی بندہ مسلمان کی عیب پر مطلع ہو اور کان کو اس ہی نگاہ رکھی کہ مدح کی
مدحت یا غیبت یا فحش یا خوض فی الباطل یا لوگون کی برائیان سنی اوسکو
تو اس لیی بنایا ہے کہ اسد کا کلام یا سنت رسول اللہ یا حکمت اولیا اللہ سنے
اور اوس سی استفادہ علم کا کرے طرف ملک مقیم و نعیم دائم کے متوسل ہو پہر جب
اوس سی کوئی شے مکارہ مین سے سنے تو اب وہ اوسکی لیی بجای نفع کی ضرر
ہو گئی اور جو امر سبب فوز تہا وہ سبب ہلاک ہو گیا اور یہ غایت خسران و نہایت
نقصان ہی یہ گمان کرنا نچاہیے کہ گناہ مختص بقائل ہی نہ بہ مستمع کیونکہ حدیث
مین آیا ہے کہ ان المستمع شریک القائل وھو احد المغتابین اور زبان اسلیے
پیدا کی گئی ہے کہ اوس سی بکثرت اسد کا ذکر اور کتاب اسد کی تلاوت کری
اور خلق کو بموجب اوسکی ارشاد فرماکی اور جو حاجات دینی و دنیاوی ضمیر مین
ہون اونکو بیان کری پہر جب استعمال اوسکا ایسی کام مین کیا جس کے
لیی وہ مخلوق نہین ہوئی ہے تو اسد کی نعمت کا کفران کیا اور یہ زبان انسان
کی سب اعضا مین سی لسان اور سائر خلق پر اغلب ہے ولا یکب الناس فی النار
علی مناخرھم الا حصائد السنتھم تو اب اسپر غایت قوت کی ساتہ غالب ہونا
چاہیے تاکہ یہ قعر جہنم مین اوندھے منہ نڈالی حدیث مین آیا ہے کہ مرد ایک کلمہ
کہتا ہی کہ اپنی یارون کو اوس سی ہنسائی اوس کلمہ کی سبب سی قعر جہنم مین ستر
برس تک گرتا چلا جاتا ہی حضرت کی وقت مین ایک شخص معرکہ مین شہید ہوا ایک

کہنی والی نی کہا تجھکو جنت مبارک ہو فرمایا تونی کہان سی جانا شاید اوس نی کلام
لایعنی کیا ہو اور بخل غیر مغنی بجالایا ہو تواب زبان کو آٹھہ چیزون سی محفوظ
رکھنا چاہیے اول کذب زبان کو جد و ہزل مین دروغ سی بچای اور نفس کو
عادت کذب کی نڈالی کہ ہزل مین جھوٹ بولنی سی جد مین بھی جھوٹھہ بولنی
لگتا ہی کذب ہزل داعی طرف کذب جد کی ہوتا ہی اور کذب امہات کبائر
سے ہے پھر جب آدمی جھوٹا مشہور ہو جاتا ہے تو اوسکی عدالت ساقط ہو جاتی
ہے اور اوسکی بات مانی نہین جاتی اور نگاہون مین حقیر ہو جاتا ہے تو اگر
یہ چاہی کہ اپنی نفس کا قبح کذب پہچانی تو اپنے غیر کے کذب کی طرف نگاہ کر
اور اپنی نفس کی نفرت اوس سی اور کاذب کا استحقار نزدیک اپنی اور استقباح
اوس کی دروغگوئی کا دیکھہ اسی طرح اپنے ساری عیوب نفس مین کر کیونکہ
تجھے عیوب اپنی نفس کی معلوم نہین ہین بلکہ غیر کے عیوب معلوم ہین سو جس
چیز کو تو غیر سی قبیح جانی سمجھہ لی کہ غیر بھی تجھسے اوس شے کو قبیح جانتا ہی لا محالہ
تو اپنی نفس کے لیے اوس عیب پر راضی نہو دوم خلف وعدہ ہی کسی سی وعدہ
کر کی خلاف نکری بلکہ یہ چاہیے کہ لوگون سی بے کہے سنے احسان کری یعنی
فعل بلاقول ہو پھر اگر طرف وعدہ کی مضطر ہو تو ہرگز خلاف اوس کی نکری مگر
عجز یا ضرورت سی کہ خلف منجملہ امارات نفاق اور خباثت اخلاق کے ہی حضرت
نے فرمایا ہی ثلاث من کن فیہ فھو منافق وان صام وصلی من اذا حدث کذب

واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان سوم حفظ زبان ہی غیبت سی غیبت تیس
زناسی حالت اسلام مین سخت تر ہے خبر مین اسی طرح آیا ہے معنی غیبت کی
یہ ہین کہ کسی انسان کا ذکر اس طرح کرے کہ اوسکو برا لگی اگرچہ وہ سن پای تو
ظالم بھی مغتاب ہوا اگرچہ سچا ہو اور غیبت قرار مرا مین یعنی علمار ریاکار سے
دور رہے کہ تفہیم مقصود کی بغیر تصریح کے کرے اور کہے اصلحہ اللہ فقد
اساءنی وغمنی ما جری علیہ فسأل اللہ ان یصلحنا واباہ کہ اسمین دو امر
خبیث جمع ہوتی ہین ایک غیبت کہ اوسی تفہم حاصل ہو او دوسرے تزکیہ نفس
اور ثنا اوسیر ساتھہ تحرج وصلاح کی ولکن اگر مقصود اس کلمہ اصلحہ اللہ سے
دعا ہے تو یہ دعا چپکے سی خلوت مین کی ہوتی اور اگر اوس کی سبب سی غم ہوتا
تو اس کی علامت یہ تہی کہ اوسکو رسوا نکرتا اور اوسکی غایت کہلم کہلا نکرتا جب
اظہار غم کا اوسکی عیب پر کیا تو غیبت ظاہر کی غیبت سے زجر کرنی مین یہ قول
اللہ تعالی کا بس کرتا ہے ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم
اخیہ میتا فکرہتموہ اللہ نی تشبیہ مغتاب کی ساتھہ مردار خوار کے دی ہی تو آپ
یہی لائق ہے کہ غیبت سی احتراز کری غیبت مسلمین سی اگر سوچی تو یہ امر مانع ہی
کہ انسان اپنی نفس مین نگاہ کری کہ اوسمین کوئی عیب ظاہر یا باطن کا ہے اور وہ
کوئی معصیت سر یا جہر مین کرتا ہی پہر جب پہچان لی کہ ہان ایسا ہے تو جانلی کہ
عجز وعذر اوس شخص کا جو تیری اس عیب کی جسکی نسبت اپنی طرف اوسکی کی ہی

مثل اسکی عجز و عذر کی ہی اور جس طرح یہ اپنی رسوائی اور ذکر عیوب کو برا جانتا اور مکروہ رکہتا ہی اسی طرح وہ بہی مکروہ رکہتا ہے پہر اگر اسنی اوسکی عیب کو مستور رکہا تو اللہ اسکی عیب کو مستور رکہیگا اور اگر نہ کہا بلکہ اوسکو رسوا کر دیا تو اللہ اسپر ایسی تیز زبانین مسلط کریگا جو پردہ اسکی آبرو کا دنیا مین پہاڑ ڈالین گی اور پہر آخرت مین جدا گانہ فضیحت کریگا روس خلائق پر دن قیامت کی نسأل اللہ العافیة اور اگر اسنی طرف اپنی ظاہر و باطن کی نظر کی اور کسی عیب پر مطلع ہوا اور کوئی نقص دین و دنیا مین نپایا تو اب جانلی کہ جہل اوسکا ساتہہ عیوب نفس کی اقبح انواع حماقت ہی اور حمق سے اعظم ترکوئی عیب نہین ہوتا ہی اگر اللہ تعالی اوسکی ساتہہ ارادہ خیر کا کرتا تو اوسکو اوسکی عیوب نفس کا بصیر کر دیتا یہ رویت اوسکی اپنی نفس کو بچشم رضا ایک غایت درجہ کی غباوت و جہالت ہی پہر اگر وہ اپنی اس گمان مین سچا ہے تو چاہیے کہ اللہ کا شکر بجالائی اور اس نعمت کو لوگون کی سبب سی یعنی اون کی عیب جوئی و غیبت سی فاسد نکری اور اونکی آبرو مین متخمض ہو کہ یہ خود ایک اعظم عیوب ہی چہارم مراء و جدال و مناقشہ ہی لوگون سی کلام مین اسمین مخاطب کو ایذا دینا اور اوسکی تجہیل کرنا اور اوسمین طاعن ہونا اور اپنی نفس پر ثنا کرنا اور اپنا تزکیہ کرنا ساتہہ مزید فطنت و علم کے ہی پہر مشوش عیش بہی ہی کیونکہ جس کسی سفیہ سی ممارات کریگا وہ سفیہ اسکو ایذا پہونچائیگا اور اگر کسی

حلیم سی یہ جھگڑا ہوگا تو وہ اس سی کینہ رکھیگا حالانکہ حضرت نے فرمایا ہی من ترك المراء وھو مبطل بنی اللہ له بیتا فی ربض الجنة ومن ترك المراء وھو محق بنی اللہ له بیتا فی اعلی الجنة اور نہ چاہیی کہ کہین شیطان یہ فریب دی اور کہی کہ تو اظہار حق کر اور مداہن نہو کیونکہ شیطان حمق کو طرف شر کے معرض خیر مین لاکر کھینچتا ہے سو ضحکہ شیطان نہ بنی کہ وہ اس سی مسخراپن کیا کرے ظاہر کرنا حق کا اچھا ہے لکن اوس شخص سے جو اوس کو قبول کرے اور وہ بطریق نصیحت کے خفیۃ ہو نہ بطریق ممارات کی نصیحت کی لیی ایک صیغہ ہوتی ہے اور اومین حاجت طرف تلطف کی ہے ورنہ بہ فضیحت ہے اور فساد اس نصیحت کا صلاح سی اکثر ہوگا فائدہ جو شخص تفقہ عصر سی مخالطت کریگا اوس کی طبعیت پر جدال و مرا ضروری غالب ہوگا اور اوسکو خاموشی مشکل ہوگی کیونکہ علماء سوء اس بات کا القا کرتی ہین کہ فضل یہی ہی اور مجادلہ و مناقشہ مین قدوہ ہونا یہی مدح ہی سو ایسے لوگون سی اس طرح بہاگی جسطرح کہ شیر سی بہاگتی ہین یہ مرا نزدیک اللہ و خلق کی سبب مقت ہوتا ہی تجسبہ تزکیہ نفس ہی اللہ تعالی نی فرمایا ہی فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی بعض حکما سی کہا تھا کہ صدق قبیح کیا ہے کہا اپنی آپ ثنا و صفت کرنا سو اسکی عادت نکری اور جان لی کہ اس سی قدر اوسکی نزدیک لوگون کے گھٹ جاتی ہی اور سبب مقت کا نزدیک اللہ کی ہوتا ہی اور جب یہ بات جانلی کہ

ثنا کرنا اوسکا اپنی نفس کو تہلیہ وسکی قدر کو نزدیک غیر کی نہین بڑہاتا ہی تو دیکہ
اوران کی طرف دیکہی کہ جب وہ اپنے نفس پر ثنا بفضل وجاہ ومال کرتی
ہین تو کیونکر دل اسکا اونپر انکار کرتاہے اور طبیعت اسکی اوس ثنا کو نہین
اوٹہاتی اور کس طرح اس بات پر تہ اونکی مذمت کرنی لگتا ہی جبکہ اونسی
جدا ہوتاہے سو جان لی کہ وہ لوگ بہی اسکو اپنی دلون مین مذمت کرتی
ہین جبکہ یہ اپنی نفس کا تزکیہ کرتا ہی اور جب اونسی جدا ہوتا ہی تو وہ بہی اطہار
اس امر کا اپنی زبانون سی کرنے لگتے ہین ششتم لعن ہی کسی شئی پر اللہ کے
مخلوق مین سی حیوان ہو یا طعام یا انسان بعینہ لعنت کرنا بچنا ہے اور کسی
اہل قبلہ پر شرک یا کفر یا نفاق کی قطعاً گواہی ندی کیونکہ سرائر پر اللہ تعالی ہی
مطلع ہی پہر درمیان عباد واللہ تعالی کی کیون دخل ہو فائدہ قیامت کے
دن کسی سے یہ نہین کہا جائیگا کہ تونی فلان کو کس لیی لعنت نہین کی
اور تو کیون خاموش رہا بلکہ اگر ساری عمر ابلیس کو بہی لعنت نکریگا اور اپنی
زبان کو اوس کی ذکر مین مشغول نفرمائیگا تب بہی یہ سوال نہوگا اور نہ قیامت
کی دن یہ مطالبہ کیا جائیگا ہان اگر کسی پر خلق خدا سے لعنت کریگا تو اسکا مطالبہ
ہوگا سو کسی شئی کی مخلوق خدا مین سی مذمت کرنا بچنا ہے حضرت صلعم ذم طعام
روی بہی کبہی نکرتی بلکہ اگر کسی شے کو جی چاہتا تو کہاتی ورنہ چہوڑ دیتی ہفتم
بد دعا کرنا ہی خلق پر زبان کو اس سی نگاہ در کہی کہ کسی پر خلق خدا ہی بد دعا کری

اگرچہ اونسی اسپر ظلم کیون کیا ہوتا اوسکی امر کو حوالہ خدا کری حدیث مین آیا
کہ مظلوم بد دعا کرتا ہی ظالم پہ یہان تک کہ اوسکا بدلا لیلیتا ہی پہر ظالم کو اوسپر
فضیلت ہوتی ہی وہ اوسکا مطالبہ اوس سی دن قیامت کی کرتا ہی حکایت
بعض لوگون نی حجاج پہ زبان درازی کی تہی بعض سلف نی کہا اللہ تعالی
حجاج کا انتقام لیگا اوس شخص سے جسنے اپنی زبان سی حجاج کا تعرض کیا ہی
جسطرح کہ مظلوم کا انتقام حجاج سی لیگا ہشتم مزاح و سخریہ و استہزا ہی سات
لوگونکی سو زبان کو جد و ہزل مین اس سی لگا د رکہی کہ ریزندہ آبرو و مسقط
مہابت او مستجر وحشت و موذی قلوب ہی سبد لجاج و غضب و تصادم و غرس
حقد فی القلوب ہی ہنسی ٹہٹا دل لگی مسخراپن ہی تو اب کسی سی مزاح کرنا نچاہیے
اور اگر اس سی مزاح کرین تو جواب ندی بلکہ اعراض کری حتی یخوضوا فی
حدیث غیرہ اور اون لوگون مین سی ہو جاسی جنکی حق مین اللہ تعالی نی فرمایا ہے

واذا مروا باللغو مروا کراما ہ

اگر من ناجوانمردم بہ کردار تو بر من چون جوانمردان گذر کن

یہ مجامع آفات زبان ہین اسپر اعانت نہین کرتی مگر عزلت و ملازمت صمت
مگر بقدر ضرورت آبو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی دہن مین سنگریزہ رکہتے
تاکہ بات کرنی سی روکی اور بغیر ضرورت کام نکرین اور اپنی زبان کی طرف
اشارہ کرکے کہتی هذا الذی اوردنی الموارد کلہا اہل حکمت نی کہا ہے کہ

اللسان جرمہ صغیر و جرمہ کبیر سو اس زبان سی احتراز کری کہ اسباب ہلاکت
دنیا و آخرت مین یہی زبان ہی رہا تکلم سو اوسکو تناول حرام و شبہہ سی بچاوی
اور طلب حلال پر حریص ہو پہر جب حلال ملی تو یہ حرص کری کہ شکم سی
کمتر پر اقتصار کری کیونکہ شبع دل کو سخت اور ذہن کو فاسد اور حفظ کو باطل
اور اعضا کو عبادت و علم سی ثقیل کر دیتا ہے اور شہوات کو قوی کرتا ہی اور
جنود شیاطین کا ناصر ہوتا ہے اور پیٹ بہر کر حلال کہانا مبدء ہی ہر شر کا پہر
حرام کا کیا ذکر ہی اور طلب کرنا حلال کا فرض ہی ہر مسلمان پر اور عبادت و علم
ہمراہ اکل حرام کی مثل بنیاد کی ہی سرگین پر جیسی کسی نی سال بہر مین ایک بار سعیؓ
کرتی پر قناعت کی اور رات دن مین دو نان خشکار پر قانع رہا اور تلذذ کو اور
عمدہ سالن کی چہوڑ دیا تو حلال سی بقدر کفایت لیگا اور حلال بہت ہی اور یہ
کچہہ ضرور نہین ہی کہ انسان باطن امور کا تیقن کری بلکہ واجب اسی قدر ہی کہ
جسکا حرام ہونا معلوم ہی اوس سی محترز رہے یا جسکی نسبت گمان حرام ہونیکا
ہو کسی علامت ناجزہ مقدر بالمثال سی اوس سی بچی سو معلوم تو ظاہر ہی اور
مظنون بعلامت مال سلطان و عمال سلطان ہی اور مال اوس شخص کا ہی
جسکا کوئی کسب نہین ہی مگر نیاحت یا بادہ فروشی یا سود خواری یا مزامیر یا
سوا اسکی اور آلات حرام یہانتک کہ جس کسی شخص کی نسبت یہ بات معلوم ہو کہ
اکثر مال اوسکا حرام ہی قطعاً تو اب جو کچہہ اوسکی ہاتہ سی یہ لیگا اگرچہ ممکن ہی کہ

حلال ہونا درا لکن وہ حرام ہی ایسا ہی کہ غالب جلی الظن یہی ہی اور منجملہ حرام محض

کی کہانا مال اوقاف کا ہی بغیر شرط واقف کی سے

نفقہ مدرسی دی ست بود خوی اد کہ می حرام ولی بہ زلال وقاف ست

اب جو کوئی شتغل بفقہ نہین ہی اور وہ مدارس سی اخذ کرتا ہی تو یہ حرام ہے

اور جسنی کوئی معصیت کی ہی جسکی سبب سی اوسکی شہادت رد ہوئی تو اب جو

کچہ وہ نام صوفیہ سی منجملہ وقف وغیرہ کی لیتا ہی وہ حرام ہی ذکر مداخل حرام

حلال وشبہات کا کتاب معتبر مین کتاب احیاء العلوم سی کیا گیا ہی اس مسئلہ کو

وہان سی طلب کری کیونکہ معرفت حلال اور حرام کی اور طلب کرنا حلال کا ہر

مسلمان پر فرض ہی مثل نماز پنجگانہ کی انتہی منجملہ مداخل حرام کی ایک وہ مال ہے

جو بذریعہ اخبار وجرائد کذا مروجہ حال کی الکتاب کیا جاتا ہی اسکی حرمت

یقینی ہی مشتبہ رسالہ سنتہ الحال اس باری میں قابل مطالعہ ہی تیسری شرمگاہ

سو اوسکو حرام سی بچانا چاہیے اور ایسا ہو جاوی جیسا اللہ نی فرمایا ہی والذین ہم

لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین

اور کوئی حفظ فرج کو نہین پہنچ سکتا ہی مگر جب ہی کہ آنکہ کو نظر سی اور دل کو

فکر سی اور پیٹ کو شبہ اور سیری سی نگاہ رکہے کیونکہ یہ چیزین محرکات ومنا شا

شہوت ہین اب باقی رہے دونون ہاتہ سو اون کو محفوظ رکہے اس سی کہ

کسی مسلمان کو انسی ماری یا مال حرام کو اونسے لیوی یا کسی کو خلق خدا مین سے

ایذا دی یا کسی امانت کو خیانت کری یا کوئی ودیعت لی یا ایسی چیز لکہے
جسکی ساتہہ نطق ناجائز ہی کیونکہ قلم احد اللسانین ہی سو جیسی حفظ لسان چاہیے
اوس سی قلم کو بہی محفوظ رکہی اور دونون پاؤن کی حفاظت کری اس سی کہ
وہ طرف حرام کی چلین یا دروازہ کسی بادشاہ ظالم کی جائے کیونکہ جانا طرف
سلاطین ظلمہ کی بغیر ضرورت و ارہاق کی معصیت کبیرہ ہی اسلیی کہ اسمین تواضع
کرنا ہی واسطی اونکی اور اکرام کرنا ہے اونکی ظلم پر اور اللہ نی حکم کیا ہے کہ
ظالمون سی اعراض کرو ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار اور اگرچہ جانا
اسلیی ہی کہ اونسی مال طلب کری تو یہ سعی ہی طرف حرام کی اور حضرتؐ نی فرمایا
ہے من تواضع لغنی صالح ذهب ثلثا دینہ پس ارشاد حق مین تونگر نیکوکار کے
ہی پہر تونگر ستمگار کا کیا ذکر ہی و علی الجملہ انسان کی حرکات و سکنات ایک
نعمت ہی اسکی نعمتون مین سی تو اب کسی شی کو اونمین سی ہرگز اللہ کی معصیت
مین حرکت دینا نچاہیے بلکہ استعمال اونکا طاعات خدا مین کری اگر اسمین کوتاہی
ہوگی تو اوسکا وبال پڑیگا اور اگر اسپر کمر باندہیگا تو اوسکا ثمرہ حاصل ہوگا
اللہ تعالی اس سی اور اس کی عمل سی غنی ہے اور ہر نفس اپنی کمائی مین گرفتار ہے

گندم از گندم بروید جو ز جو ... از مکافات عمل غافل مشو

ف یہ ہرگز کہنا نچاہیے کہ اللہ غفور رحیم ہی گناہگارونکی گناہ بخشتا ہے
کیونکہ یہ ایک کلمہ حق ہی جس سی باطل کا ارادہ کیا گیا ہے اور کہنے والا اسکا ملقب

بحماقت ہی یہ لقب خود حضرت صلعم نی اوسکو دیاہی چنانچہ فرمایاہی الکیس من دان
نفسہ وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسہ ہواہا وتمنی علی اللہ الامانی
نیز یہ قول اوس شخص کا ساہے جو چاہتاہے کہ علوم دین مین فقیہ ہوجاوے
حالانکہ وہ مشتغل ببطالت ہی اور کہتاہی کہ اللہ کریم رحیم ہے اور قادر ہی اس
بات پر کہ میری دل پر افاضہ علوم کا کری جس طرح کہ انبیاء واولیاء کی دلونپر
کیاتہا بغیر جہد وتکرار وتعلق کی اور یہ قول اسکا اوس شخص کا سا قول ہے جو
طالب مال ہی اور حراثت وتجارت وکسب کو چہوڑکر معطل بیٹہاہے اور
کہتاہی کہ اللہ کریم ورحیم ہے اور اوسکی لیے خزاین وآسمان وزمین ہین اور
وہ قادر ہے اس بات پر کہ مجہے ایک کنز پر کنودسی مطلع کردے جس کے
سبب سی مین کسب سی بی نیاز وغنی ہوجاؤن کیونکہ یہ کام اونسی ساتہہ
بعض عباد اللہ کی کیاہے سو جو کوئی ان دونون شخصون کا کلام سنی گا
وہ اونکو احمق کہیگا اور مسخریہ کریگا اگرچہ وہ اللہ کی وصف کرنی مین ساتہہ
اس کرم وقدرت کی سچے ہین اسی طرح اس شخص پر ارباب بصائر ہنسی الدین
مضحکہ کرتی ہین جبکہ وہ بغیر سعی وجہد کی طلب مغفرت کرتاہے حالانکہ اللہ تعالی
نی فرمایاہے وان لیس للانسان الا ما سعی اور فرمایاہے انما تجزون ما کنتم
تعملون اور فرمایاہے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم سو جس طرح آدمی سعی
کرنی کو طلب علم ومال مین باعتماد کرم خدا ترک نہین کرتاہی اسی طرح یہ چاہیے

که تزو دلاخرۃ کو بھی ترک نکری اور سست نہو کیونکه رب دنیا و آخرت کا ایک ہے اور وہ کریم و رحیم ہے یہان اور وہان اسکی طاعت سی کچھہ کرم اوسکا نہین بڑہتا ہے اوسکا کرم تو یہی ہی که وہ اسکی لیی طریق وصول کا طرف ملک مقیم مخلد کی بسبب صبر کی ترک شہوات پر ایام قلائل مین آسان و سہل کردے که یہ نہایت درجه کا کرم ہی اب چاہیے که اپنے نفس کو تمنیات بطالین کی حاشیہ کرے بلکه مقتدی اہل عزم و ہمت کا انبیاء و صالحین سی بنی اور یہ طمع نرکھے که جو بویا نہین ہے مین اوسکو درو کرونگا کاش جسنے نماز پڑہی ہی اور روزہ رکھا ہی اور جہاد کیا ہی اور ڈرتا رہا ہے کہین اوس کی بخشش ہو جائی یہ حال ہے اوس شخص کا جس سی حفاظت جوارح ظاہرہ کی کرنا چاہیے اور اعمال ان جوارح کی صفات قلب سی مترشح ہوتی ہین سو جو کوئی یہ چاہے که اپنی جوارح کو محفوظ رکھی و سیر پاک کرنا دل کا لازم ہی اور مراد اس تطہیر سے اختیار تقوی ہے اور دل ایک مضغه ہی که جب وہ درست ہو جاتا ہے تو سارا بدن درست ہو جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہی تو سارا جسد بگڑ جاتا ہی سو صلاح قلب مین مشغول ہو تا که اوسکی وجه سی ساری جوارح صالح ہو جائین

له [illegible] جوارح [illegible] صفات

قول بیان مین معاصی قلب کے

صفات مذمومه دل مین بہت ہین اور تطہیر قلب کی اون رذائل سی طویل ہے اور طریقه علاج کا اوسمین غامض ہی اور اس علاج کا علم و عمل بالکل مندرس

ہو گیا ہی کیونکہ خلق اپنی انفس سی غافل اور زخارف دنیا مین مشتغل ہے
اسکا استقصار کتاب احیاء العلوم مین کیا گیا ہے ربع مہلکات و ربع منجیات مین
انتہے اور شیخ بیان الہ سکا کتاب لسان العرفان الناطق بما یلیک الانسان مین
کیا ہی اس جگہ فقط تین خبائث قلب سی تحذیر کی جاتی ہے اس لیے کہ یہی ہر
خبائث متفقہ عصر سے غالب وغیرہ دست مین ان سی حذر کرنا چاہیے کہ یہ فی
انفسہا مہلکات ہین اور خبائث ماسوا کی لیے امہات ہین حسد و ریا و عجب
یہ چاہیے کہ تطہیر قلب مین ان خبائث سی خوب کوشش کری جب انہیر قدرت
ہو جائیگی تو کیفیت حذر کی بقیہ خبائث قلب سی منجملہ ربع مہلکات کی معلوم ہو جائیگی
اور اگر اس سی عاجز رہا تو اسکے غیر سی عاجز تر ہوا اور یہ گمان نکرنا چاہیے کہ تو
بسبب نیت صالحہ کی تعلم علم مین سلامت رہیگا اور تیرے دل مین کوئی
شی حسد و ریا و عجب سی موجود ہے حضرت نی فرمایا ہے ثلث مہلکات شح مطاع

وھوی متبع واعجاب المرء بنفسہ

بیان حسد کا

حسد اسی شح سی منشعب ہوتا ہی کیونکہ بخیل وہی شخص ہی کہ جو اوسکی ہاتھ مین ہے
وہ غیر کو نہین دیتا اور شحیح وہ شخص ہی جو اسکی نعمت مین بخل کرتا
وہ نعمت اسکی خزائن قدرت مین ہے نہ اس شخص کے خزائن مین
اپنی بندو نپر اوسکا انعام کیا ہی تو یہ شح اس شخص کا بخل سے بڑھکر ہے

حسود وہ ہی جسپر اللہ کا انعام کرنا اپنی خزائن قدرت سی کسی اپنی بندے پر منجملہ عباد کی ناگوار و شاق گذرتا ہے خواہ وہ انعام علم کا ہو یا مال کا یا محبت کا دل مین لوگون کی یا کسی اور حظ کا منجملہ حظوظ کی یہان تک کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ نعمت مذکور اوس سی زائل ہوجائی اگرچہ اس زوال سی کوئی سی مصلحت بہی حاسد کو حاصل نہو ؎

شادم کہ از رقیبان دامن فشان گذشتی | گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

سو یہ انتہا درجی کا خبث ہی ولہذا حضرت صلعم نی فرمایا ہی الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب حسود ایک ایسا معذب غیر مرحوم ہی کہ ہمیشہ عذاب و الم مین اندر دنیا کی رہتا ہے کیونکہ دنیا کبہی خلق کثیر سی جو کہ اوس کی اقران و اماثل یا نظرا و معارف ہین خالی نہین رہتی ہے جنپر کہ اللہ نی کوئی انعام علم یا جاہ یا مال کا کیا ہی سو حسود لایزال ایک عذاب الم فی الدنیا مین مرتی دم تک رہتا ہی ولعذاب الاخرۃ اشد واکبر سعدی علیہ الرحمہ نی کیا خوب کہا ہے

توانم انکہ نیازارم اندرون کسی | حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست
بمیر تا برہی ای حسود کین رنجیست | کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

بلکہ کوئی بندہ حقیقت ایمان تک نہین پہونچتا ہے جب تک کہ واسطی سائر مسلمین کے وہ امر دوست نرکہی جو کہ اپنی نفس کی لیی دوست رکہتا ہی بلکہ زیبا یہ ہے کہ سرا و ضرا مین مساوی اونکی رہے اس لیی کہ مسلمین مثل ایک بنیان کی ہین

کہ بعض بنیاد بعض کو مضبوط کرتی ہی اور مانند ایک جسد کی ہین کہ جب ایک عضو
شاکی ہوا تو سارا تن بدن دکھہ گیا اب اگر کوئی یہ حالت اپنی دل مین نہین
پاتا ہی تو اشتغال کرنا اوسکا طلب تخاص مین اس ہلاک سی اہم تر ہی بہ نسبت
مشتغل ہونی کی ساتھہ فروع علم و نوادر خصومات و نحو ہا کی

بیان ریا کا

یہ ریا شرک خفی ہی اور منجملہ دو شرک کی ایک شرک ہی یہ عبارت ہی اس سی کہ تو
خلق کی دلون مین طالب منزلت ہو تا کہ اس ذریعہ سی جاہ و حشمت تیری
ہاتھہ آئی سو یہ حب جاہ منجملہ ہوی متبع کے ہی اسی مین بی حساب لوگ ہلاک
ہو گئی ہین وما اهلك الناس الا الناس لوگ اگر سچ مچ انصاف کرین تو یہ بات
جان سکتی ہین کہ اکثر یہ علوم و عبادات جنمین کہ وہ مشغول ہین سبب حب جاہ کی اعمال
عادات کی حامل نہین ہین مراآت مردم ہی اور یہ مراآت محبط اعمال ہی جس طرح
حدیث مین آیا ہی کہ شہید کو دن قیامت کی حکم دوزخ مین ڈالنی کا ہوگا وہ کہیگا
ای رب مین تیری راہ مین شہید ہوا ہون اسد تعالی فرمائیگا تونی یہ ارادہ کیا
تہا کہ یون کہا جاوی کہ فلان شجاع یعنی بہادر ہی سو یہ کہا گیا اور یہی تیرا اجر ہی
اسی طرح عالم و حاج و قاری سی کہینگے

بیان عجب و کبر و فخر کا

یہ دار عضال نظر کرنا ہی بندہ کا طرف اپنی نفس کی بچشم عزت و استعظام اور طرف

غیر کی تحقیر و احتقار و احتقار اور نتیجہ اسکا زبان پر یہ ہی کہ یون کہی انا و انا جسطرح کہ ابلیس لعین نی کہا تہا انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین اور ثمرہ اس عجب کا مجالس مین ترفع و تقدم و طلب تصدر ہے محاورہ مین اور عار کرنا اپنی کلام کی رد ہونی سی اور متکبر وہ شخص ہے کہ جب اوسکو وعظ کرو تو ناک چڑہائی اور جب خود وعظ ہو تو سخت سست سنائی سو جو کوئی شخص اپنی نفس کو کسی خلق خدا سے بہتر دیکہتا ہے وہ متکبر ہی بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ بہتر وہ ہے جو نزدیک اللہ کی دار آخرت مین بہتر ٹہیرے اور یہ ایک امر غیب ہے اور موقوف ہی خاتمہ پر پس یہ اعتقاد انسان کا اپنی حق مین کہ مین اپنی غیر سے بہتر ہون جہل محض ہے بلکہ لائق یہ ہے کہ نظر نکری طرف کسی کی لیکن یہ دیکہے کہ وہ مجہسے بہتر ہی اور اوسی کو مجہپر فضل ثابت ہی مثلاً اگر صغیر کو دیکہی کہے کہ انسے اللہ کی معصیت نہین کی ہی اور مینے اوسکی معصیت کی ہے تو بیشک یہ مجہسے بہتر ہی اور اگر کبیر کو دیکہے تو کہے کہ انسے مجہسے پہلی اللہ کی عبادت کی ہے تو بیشک یہ مجہسے بہتر ہی اور اگر ہمعمر دیکہے تو کہے کہ مجہے اسکے گناہون کا حال معلوم نہین ہی اور اپنے گناہ معلوم ہین تو یہ مجہسے بہتر ہے پہر اگر وہ شخص عالم ہی تو یہ کہے کہ جو اسکو عطا ہوا ہے وہ مجہکو عطا نہین ہوا اور جس درجے تک یہ پہونچا ہی وہان تک مین نہین پہونچا اور جو مجہسے مجہول ہی وہ اسکو معلوم ہے تو مین کسطرح مثل اسکی ہو سکتا ہون اور اگر وہ شخص جاہل ہی تو یہ کہی کہ اسنے اللہ کی

نافرمانی جہل کی راہ سی یعنی نا دانستہ کی ہی اور میننے عصیان اللہ کا علم سی
یعنی دیدہ و دانستہ کیا ہی تو اللہ کی حجت مجہپر موکد ترہے اور مین نہین جانتا
کہ میرا خاتمہ کس حال پر ہو اور اوسکا خاتمہ کیونکر ہو اور اگر وہ شخص کافر ہے تو
یہ بہی مین نہین جانتا کہ شاید وہ اسلام لی آئی اور اوسکا خاتمہ عمل خیر پر ہو
اور وہ بسبب اسلام کی اپنی گناہون سی ایسا نکلجای جسطرح کہ آٹی سی بال نکلجاتا ہی
رہا مین سو عیاذاً باللہ شاید اللہ مجہکو گمراہ کردی اور مین کافر ہوجاؤن اور میرا
خاتمہ عمل شر پر ہو تو پہر وہ شخص کل کی دن مقربین مین ہوگا اور مین معذبین
مین ہونگا سو یہ کبر دل سی نہین نکلتا ہی مگر اسی طرح کہ یہ بات جانلی کہ بیری وہ ہے
جو اللہ کی نزدیک بیری ہی اور یہ امر موقوف ہی خاتمہ پر اور خاتمہ مشکوک فیہ ہے
سو یہ خوف خاتمہ کا ہر اوشک کی تکبر کرنی سی عباد اللہ پر مشغول کردیتا ہے حال کا
یقین و ایمان کچہہ مناقض تجویز تغیر فی الاستقبال کی نہین ہی کیونکہ اللہ مقلب القلوب
ہے جسکو چاہے ہدایت کری جسکو چاہے گمراہ کری اخبار ذم حسد و کبر و ریا و عجب
مین بکثرت آئی ہین لیکن اس جگہہ ایک ہی حدیث جامع کفایت کرتی ہی
حدیث ابن مبارک نی باسناد خود ایک مرد سی روایت کیا ہی کہ اوسنی
معاذ سی کہا کہ مجہسے وہ حدیث سناؤ جو تم نی حضرت صلعم سی سنی ہو معاذ رونی لگی
یہانتک کہ مینی گمان کیا کہ وہ چپ نہونگی پہر چپ ہوی اور کہا مینے حضرت کو سنا
فرماتی تہی ای معاذ مین تجہسی ایک حدیث بیان کرتا ہون اگر تو اوسکو یاد

کر رکہیگا تو وہ حدیث نزدیک اللہ کی تجھکو نفع دیگی اور اگر تو اوسکو ضایع کردیگا اور
یاد نرکہیگا تو حجت تیری دن قیامت کی نزدیک اللہ کے منقطع ہوجاویگی یا معاذ
اللہ نے سات فرشتے پیدا کیے ہین آسمانون اور زمین کی پیدا کرنے سے پہلی پھر
ہر آسمان کی لیے اون سات آسمانون مین سے ایک فرشتہ دربان مقرر کیا ہے جب
حفظہ عمل بندی کا صبح سے تا شام لیکر اوپر چڑہتے ہین تو اوس عمل کا نور سورج کا سا
نور ہوتا ہے یہانتک کہ جب آسمان دنیا پر چڑہتے ہین تو اوس عمل کو نیکی و کثیر
بتاتی ہین تب وہ فرشتہ جو دربان آسمان کا ہے ان حفظہ سے یہ کہتا ہے کہ اس
عمل کو منہہ پر اوسکی صاحب کی مارو مین صاحب غیبت ہون مجہکو میری رب نے حکم دیا ہے
ہے کہ مین اوس شخص کی عمل کو جو لوگون کی غیبت کیا کرتا ہے نچہوڑون کہ مجہے
تجاوز کرکی طرف میری غیر کی جاوی فرمایا پہر حفظہ کوئی عمل صالح اعمال عبد سے لیکر
اوسکا تزکیہ و تکثیر کرتی ہین یہانتک کہ دوسری آسمان تک لے پہونچتی ہین
وہانکا فرشتہ موکل کہتا ہے ٹہیرو اور اس عمل کو مونہہ پر اوسکی صاحب کی مارو
مراد اوسکی اس عمل سے عرض دنیا تہی مجہکو حکم ہے میری رب کا کہ نچہوڑون مین عمل
اوسکا کہ مجہسے طرف میری غیر کی تجاوز کری یہ لوگون پر مجالس مین فخر کیا کرتا تہا سو
مین مالک فخر ہون فرمایا پہر حفظہ عمل بندی کا لیکر اوپر چڑہتے ہین وہ عمل نور سے
مبتہج ہوتا ہے صدقہ و نماز و روزہ اور حفظہ اوس سے تعجب کرتی ہین اور تیسرے
آسمان تک اوسکو لی پہونچتی ہین وہان کا ملک موکل کہتا ہے ٹہیرو اور اس عمل کو

اوسکی صاحب کی منہ پر مارو مین ملک کبر ہون مجکو میری رب کا حکم ہی کہ مین
اس عمل کو اپنی سی طرف غیر کی تجاوز کرنی ندون یہ لوگون پر اونکی مجالس
مین تکبر کرتا تہا فرمایا حفظہ عمل بندی کا لیکر اوپر چڑہتے ہین وہ کوکب دری
کی طرح چمکتا ہے اور اوسکی لیے آواز ہوتی ہی تسبیح وصلوۃ وصیام وحج وعمرہ
سے یہان تک کہ چوتہی آسمان تک تجاوز کر جاتی ہین وہان کا فرشتہ موکل
کہتا ہی ٹہیرو اور اس عمل کو عمل والی کی مونہہ اور پیٹہ اور پیٹ پر مارو مین
صاحب عجب ہون مجکو میری رب نی حکم دیا ہے کہ مین اوسکی عمل کو نچہوڑون
کہ مجہسے طرف میری غیر کے تجاوز کری یہ شخص جب کوئی عمل کرتا تہا تو اوسمین
عجب کو داخل کرتا فرمایا حفظہ عمل بندی کا لیکر آسمان پنجم تک تجاوز کر جاتی ہین
گویا وہ عمل ایک دولہن ہی جسکو طرف شوہر کے بنا سنوار کر لیجاتے ہے وہان کا
ملک موکل ان حفظہ سی کہتا ہے کہ ٹہیرو اور اس عمل کو اوسی صاحب عمل پر مارو
اور اسکو اوٹہا کر اوسکی دوش پر رکہدو مین ملک حسد ہون یہ شخص حسد کرتا تہا
اور شخص پر جو اسکی طرح علم سیکہتا یا عمل کرتا تہا اور جسکسیکو عبادت مین فضل حاصل ہوتا
تو یہ اوسپر حاسد ہوتا اور اونکی غیبت وبدگوئی کرتا مجکو میرے رب کا حکم ہے کہ مین
اسکی عمل کو نچہوڑون کہ وہ مجہسے طرف میرے غیر کی بڑہے فرمایا حفظہ عمل بندی کا
لیکر اوپر چڑہتے ہین اوسکی چمک چاند کی سی ہوتی ہے نماز وزکوۃ وحج وعمرہ وجہاد
وصیام سی اور آسمان ششم تک تجاوز کر جاتی ہین ملک موکل کہتا ہے ٹہیرو اور

اسکو موہنہ پر صاحب عمل کی مارو یعنی کسی انسان پر رحم نکرتا تہا بندگان خدا
سی جب کسیکو کوئی بلا یا بیماری لگتی بلکہ خوش ہوتا تہا مین ملک رحمت ہون
مجہکو میری رب نی حکم دیا ہی کہ مین اسکی عمل کو نچہوڑون کہ مجہکو چہوڑ کر اورکے
پاس تک جاوی فرمایا حفظہ عمل بندہ کا نماز روزہ نفقہ جہاد ورع لیکر صعود
کرتی ہین اوس عمل کی لیی ایک آواز ہوتی ہی مثل آواز نحل کی اور حجاب
ہوتی ہے مثل ضوء شمس کے اوسکی ہمراہ تین ہزار فرشتے ہوتی ہین آسمان ہفتم
تک اوس عمل کو لیجاتی ہین اوس جگہہ کا فرشتہ گماشتہ کہتا ہے ٹہیرو اور اس
عمل کو اوس کی صاحب کی موہنہ پر مارو اور اوس کے جوارح پر مارو
اور اوس کے دل پر قفل لگادو مین اپنی رب سی ہر اوس عمل کو
محجوب رکہتا ہون جس سی اوسنے ارادہ میری رب کا نہین کیا ہے بلکہ مراد
اوس کی اوس عمل سی غیر اللہ ہی اوسنے یہ چاہا کہ اوس عمل کی وجہ سی نزدیک
فقہا کی رفعت اور نزدیک علما کی ذکر اور شہرون مین آوازہ حاصل کری
مجہے حکم ہے میری رب کا کہ مین اوسکی عمل کو آپ سی طرف اپنی غیر کی آگے
بڑہنے ندون اور جو عمل کہ خالص اللہ کے لیی نہین ہے وہ ریا ہی اور قبول
نہین کرتا ہے اللہ تعالی عمل ریاکار کا فرمایا حفظہ بندہ کا عمل لیکر اوپر
چڑہتے ہین نماز زکوۃ صیام حج عمرہ خلق حسن خصمت و ذکر خدا اور ملائکہ
ہفتم آسمان مشایعت کرتی ہین اوس عمل کی یہان تک کہ ساری حجاب

اللہ تعالی تک قطع کرجاتی ہین اور ساتوین آسمان پاک کی کہڑی ہوکر واسطے اوس شخص کی شہادت عمل صالح مخلص بندگی دیتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی تم نگہبان ہو عمل پہ میرے بندے کے اور مین نگہبان ہون اوس کے دل پر اوسنے اس عمل سے میرا ارادہ نہین کیا ہے بلکہ میرے غیر کا ارادہ کیا ہے سو اوسپر میری لعنت ہی تب سب ملائکہ کہتے ہین کہ اوسپر تیری اور ہماری اور سب کی لعنت ہے پہر ساتون آسمان مع اپنے لوگون کی اوسپر لعنت کرتی ہین معاذ روئے اور کہا ای رسول خدا تم اللہ کے رسول ہو اور مین معاذ ہون میری رہائی و نجات کیونکر ہوگی فرمایا میری اقتدا کر اگرچہ تیری عمل مین نقص ہو ای معاذ نگاہ رکہہ تو زبان اپنی قیعت سے حق مین اپنے اخوان کی حاملہ قرآن سی اور اپنی گناہ خود آپ پر بار کر لوگون پر نہ لادا اور اپنے نفس کا تزکیہ نکر اور نہ لوگون کی مذمت کر اور اپنی نفس کو اوسپر ترجیح کر اور دنیا کی عمل کو آخرت کی عمل مین داخل نکر اور اپنی مجلس مین بیٹھکر بڑائی نمار تا کہ لوگ تیری بدخلقی سے حذر کرین اور کسی شخص کے ساتھہ سرگوشی نکر جبکہ پاس تیری دوسرا بیٹھا ہو اور لوگونپر تعظیم نکر کہ دنیا و آخرت کی خیرات تجہسے منقطع ہوجائی اور لوگون کو نہ پہاڑ کہ دوزخ کے کتے تجہکو پہاڑ کہائینگے دن قیامت کی نار مین قال اللہ تعالی والناشطات نشطا تو جانتا ہی کہ ناشطات کیا ہین مینے کہا باپ اور مامی

یا رسول اللہ آپ فرمائین کہ وہ کیا ہین کہا آگ کی کتی ہین جو گوشت کو ہڈی
سے نوچ کہسوٹ کر کہائین گے مینے کہا ای پیغمبر خدا بہلا ان خصال کی
کس کو طاقت ہی اور کون اون سی نجات پاسکتا ہے فرمایا ای معاذ
یہ آسان ہی اوسپر جسپر اللہ اسکو آسان کردی خالد بن معدان کہتے ہین
مینے کسیکو نہین دیکہا کہ تلاوت قرآن عظیم کی معاذ رضی اللہ عنہ سی زیادہ
کرتا ہو بسبب اس حدیث عظیم کی انتہے اس حدیث کو غزالی رح نی منہاج العابدین
مین بہی روایت کیا ہے اس کی سند و تخریج معلوم نہین لکن مطلب صحیح
ہے اب راغب فی العلم کو ان خصال مین تامل کرنا چاہیے اور جان لینا چاہیے
کہ اعظم اسباب رسوخ مین ان خبائث کی دل مین یہی طلب علم ہے بغرض مباہات
و مناقشہ کی اور مرد عامی اکثر ان خصال سی برکران ہوتا ہے متصدی ان
خصال کا شخص متفقہ ہی اور وہ بسبب ان خبائث کی سامنے ہلاک کے
آتا ہی اب دیکہنا چاہیے کہ انسان کی امور مین کون سا امر اہم تر اس سے
ہے کہ وہ کیفیت حذر کی ان مہلکات سے سیکہے اور اصلاح قلب و عمارت
آخرت مین مشغول ہو یا یہ اہم ہی کہ ہمراہ خائضین کے خوض کری اور ایسی
علم کا طالب ہو جسکی سبب سی کبر و ریا و حسد و عجب بڑہے یہان تک کہ ہمراہ
ہالکین کی ہلاک ہو جائی نسأل اللہ تعالی العفو والعافیۃ ف یہ بات معلوم
رکہنا چاہیے کہ یہ ہر سہ خصال امہات خبائث قلب ہین اور ان سب کا منبع ایک ہے

اور وحب دنیا ہے ولہذا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
حب الدنیا راس کل خطیئة معہذا دنیا مزرعۂ آخرت ہے جنے اس دنیا
سے بقدر ضرورت کی لیا تاکہ آخرت پر اوس سی استعانت کری تو دنیا
اوس کی لیی مزرعہ ہے اور جسنی ارادہ دنیا کا اس لیی کیا کہ دنیا مین چین
اوڑاوی تو دنیا واسطی اوس کی مہلکہ ہے یہ ایک ذرا سا بیان ہی ظاہر علم
تقوی کا اور یہ ایک بدایت ہدایت ہے پس اب پہر اگر کوئی اپنی نفس کا
تجربہ آمین کری اور اوسکا نفس مطاوع ہو جاوے تو پہر اوسکو کتاب احیاء
علوم الدین دیکہنا ضروری تاکہ کیفیت پہونچنے کی طرف باطن تقوی کے
پہچان لی جب باطن قلب تقوی سی آباد ہو جاتا ہے تو پہر جتنے حجاب
درمیان بندی اور اسکی ہین وہ اوٹہ جاتی ہین اور انوار معارف
کہل جاتی ہین اور حکمت کی چشمے دل سی پہوٹ نکلتے ہین اور ملک وملکوت
کے اسرار روشن ہو جاتی ہین اور ایسے علوم میسر ہوتے ہین جنکی سامنے یہ علوم
محدثہ جنکا ذکر کیا نہ من صحابہ وتابعین مین نہ تہا حقیر ہو جاتی ہین اور جو
کوئی طالب علم کا بطور قیل وقال ومراد وجدال کی ہی تو اوسکی مصیبت
بہت بڑی ہے اور اوسکا تعب بہت دراز ہے اور اوسکا خسران وحرمان
اعظم تر ہے اب جو اوسکا جی چاہے وہ کری جس دنیا کو یہ دین کی ساتہ
طلب کرتا ہے وہ دنیا اوسکی لیے سالم ہنوگی بلکہ آخرت اوس سی سلب کرلیجاویگی

اور جسنی دنیا کو دین سی طلب کیا اوسنی دونون کو برباد دیا اور جسنی دنیا
کو واسطی دین کی چھوڑ دیا وہ دونون مین رانح ہوا یہ ایک مجمل ہدایت
ہے طرف ہدایت طریق کی بابت معاملہ بندگی کی ہمراہ اللہ تعالی کی باداے
اوامر واجتناب نواہی اب اشارہ طرف اون آداب کی کیا جاتا ہے
جنکا اخذ کرنا نفس کو دربارۂ مخالطت ہمراہ بندگان خدا اور صحبت مخلوق
کے دنیا مین چاہیے واللہ المستعان

قول بیان مین آداب صحبت ومعاشرت کی ہمراہ
خلق وخالق کے

انسان اس بات کو جان رکھی کہ وہ صاحب اوسکا جو کہ حضر وسفر وخواب
وبیداری مین اوسکو ایکدم نہین چھوڑتا اور اوس سی جدا نہین ہوتا ہے
بلکہ حیات وممات مین بھی ساتھہ اوسکی رہتا ہے وہ اوسکا رب وسید ومولی و
خالق ہے جب اوسکو یاد کرتا ہے تو وہ اسکا ہمنشین ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالی
نی کہا ہی انا جلیس من ذکرنی اور جب اسکا دل اپنی تقصیر پر دربارۂ دین براہ
حزن واندوہ شکستہ ہوتا ہی تو وہ اسکا صاحب ملازم رہتا ہے کیونکہ فرمایا ہے
انا عند المنکسرۃ قلوبھم من اجلی اگر آدمی اوسکو کما حقہ پہچان لی تو اوسی کو اپنا
صاحب ورفیق ٹھیرائی اور سب لوگونکو ایک طرف چھوڑ دی پھر اگر ساری اوقات
مین اس امر پر قدرت نہین ہی تو اس سی تو ضرور بچی کہ رات دن کو ایسی وقت

سی خالی رکھی جمین اپنی مولی ستے تخلیہ کری اور اوسکی ساتھہ مناجات سی
متلذذ ہوا اور جب یہ بات ٹہیری تو معلوم کرنا آداب صحبت مع اللہ تعالی کا لازم
ہی سو آداب اس صحبت کی یہ ہین ایک سرنگون ہونا دوم آنکھہ بند کرنا سوم
جمع ہم کرنا چہارم دوام سمت رکھنا پنجم سکون جوارح ششم مبادرت امر ہفتم
اجتناب نہی ہشتم قلت اعتراض بر قدر نہم دوام ذکر دہم ملازمت فکر
یازدہم اختیار کرنا حق کا باطل پر دوازدہم ناامید رہنا خلق سی سیزدہم
خاضع ہونا ہیبت کی چہاردہم انکسار حیا کی پانزدہم سکون حیلہای
کسب باعتماد ضمان خداوند شانزدہم توکل اللہ کے فضل پر براہ معرفت حسن
اختیار پس ان سب کا تمام رات دن مین شعار ہونا چاہیے کہ یہ آداب
صحبت مین ساتھہ صاحب غیر مفارق کی رہی خلق سو وہ بعض اوقات
مین جدا ہوجاتی ہے اور اگر یہ شخص عالم ہی تو آداب علم کی ستر ہین احتمال
و لزوم حلم اور جلوس ہیئت سمت وقار پر ہمراہ اطراق راس کی اور ترک کرنا
کبر کا جمیع عباد پر مگر ظلمہ کہ انکی ساتھہ واسطی زجر کرنیکے ظلم سی روا ہے اور اختیار
کرنا تواضع کا محافل و مجالس مین اور ترک کرنا ہزل و دعابت کا اور رفق کرنا
ساتھہ متعلم کی اور تانی کرنا ساتھہ متجرف کی اور اصلاح کرنا بلید کی ساتھہ حسن ارشاد
کے اور ترک کرنا حرد کا اوسپر اور چھوڑنا عار کا قول لاادری سے اور صرف
کرنا ہمت کا طرف سائل کی اور سمجھنا اوسکی سوال کا اور قبول کرنا حجت کا اور

نستفادہ ہونا واسطی حق کی ساتھ رجوع کرنی کے نہوہ سی اور منع کرنا متعلم کا ہر
علم مضرسی اور زجر کرنا اوسکو اس امرسی کہ وہ علم نافع سی ارادہ غیر وجہ اللہ
کا کری اور روکنا متعلم کا اس بات سی کہ وہ اپنی نفس کو قبل فراغ کی فرض
عین سے فرض کفایہ مین مشغول کری اور فرض عین اوسکا یہ ہی کہ ظاہر و
باطن کی اصلاح تقوے سے کری اور پہلے اپنی نفس کو ساتھ تقوے کے
پکڑی تاکہ متعلم اولا مقتدی اوس کی اعمال کا ہو اور ثانیا اوسکی اقوال سے
استفادہ کری اور اگر یہ شخص متعلم ہے تو ادب متعلم کا ساتھ عالم کے یہ ہی کہ
ابتدا بہ تحیت وسلام کری اور سامنے اوسکی بات کم کری اور جب تک استاذ
سوال نکری تب تک بات نکری اور بے استیذان کے اول سوال نہ کر بیٹھے
اور معارضہ مین قول استاذ کی یہ نہ کہے کہ فلان نی برخلاف آپ کی قول کے
کہا ہی اور خلاف رای استاذ پر اشارہ نکری اور یہ خیال نکری کہ مین استاذ
سے اعلم بالصواب ہون اور اپنی جلیس سی مجلس استاذ مین مشاورت نکری
اور ادہر اودہر ملتفت نہو بلکہ سرنگون اور ساکت اور متادب ہو کر بیٹھے گویا
کہ نماز مین ہی اور وقت ملل استاد کی کثرت سے بحث نکری اور جب وہ
کہڑا ہو تو آپ بہی کہڑا ہو جائی اور اپنے کلام و سوال سی اوسکی پیچہے نہ لگی
اور راہ مین اوس سے کچہہ پوچہہ پاچہہ نکرے یہان تک کہ وہ اپنی منزل مین
پہونچ جائے اور بدگمان نہو ساتھ استاذ کی ایسے افعال مین جنکا ظاہر نکرہی

آداب متعلم

نزدیک اسکی کہ وہ اپنی اسرار کو آپ ہی خوب جانتا ہی اور ایسی محل میں قول
موسی علیہ السلام کا ساتھ خضر کے یاد کری احرقتہا لتغرق اہلہا لقد جئت
شیئا امرا اعنی انکہ موسی اس انکار مین مخطی تہے اونہون نی ظاہر امر پر اعتماد کر
یہ انکار کیا تہا اور اگر اسکی ماں باپ ہون تو ادب ولد کا ساتھ والدین کے
یہ ہے کہ اونکی بات سنے اور جب وہ کہڑے ہون تو آپ بہی کہڑا ہو جاوے اور
اونکے حکم کی بجا آوری کرے اور اونکے آگے نچلے اور اپنی آواز اونکی آواز پہ
بلند نکری اور اونکی پکارنی کا جواب دے اور اونکی رضامندی پر حریص ہو
اور اونکے لیے اپنا بازو جہکائے اور اونپر نیکی کرنے کی منت نرکہے اور نہ
کام کرنے کا احسان جتائے اور اونکی طرف تیز نگاہ نکری اور اونکی سامنے
ترش رو نہو اور سفر نکرے مگر اونکی اجازت سی فائدہ لوگ حق مین ہر شخص
کے تین طرح سیہ ہوتی ہین یا تو دوستدار ہین یا معاریف جن سی فقط جان پہچان
ہے یا مجاہیل جنکا حال معلوم نہین ہے سو اگر عوام مجہولین کی ساتھ مبتلا ہو تو
ادب مجالست عامہ کا یہ ہے کہ اونکی بات مین خوض نکری اور اونکی اراجیف
پر کان نرکہے اور اونکی سوء الفاظ سی تغافل کری اور اون کی کثرت ملاقات
سے محترز رہے اور اونسے زیادہ کام نرکہے اور اونکی منکرات پر تنبیہ بلطف ونصح
کری اگر امید قبول کی ہو باقی رہے اخوان و اصدقاء سو اونکی دو طبقے مین ایک
یہ کہ اولا شروط صحبت و صداقت کو طلب کری اور مواخات نکرے مگر اوسی شخص کے

والدین

ساتھ جو صالح اخوت و صداقت ہو حدیث مین آیا ہے المرء علی دین خلیله
فلینظر احدکم من یخالل پھر جب طالب کسی رفیق کا ہو جو تعلم مین اسکا شریک
بنے اور امر دین و دنیا مین صاحب ہو تو اوس کے بارے مین پانچ امر کی
رعایت رکھی ایک عقل کیونکہ صحبت مین احمق کی کوئی خیر و خوبی نہین ہے
انجام اسکا یہی وحشت و قطیعت ہوتی ہے اور احسن احوال احمق کا یہ ہوگا
کہ وہ تجھکو نقصان پہونچائیگا حالانکہ ارادہ اوسکا یہی کہ وہ تجھکو نفع پہونچائے
والعدو العاقل خیر من الصدیق الاحمق یعنی دشمن دانا بہتر ہے نادان
دوستی دوم حسن خلق سو بدخلق کا صاحب نہ بنے بدخلق وہ شخص ہی کہ
وقت غصہ و شہوت کی اپنی نفس کا مالک نہین ہوتا ہے علقمہ عطاردی رح
نے اپنے فرزند کو وقت حضور وفات کی وصیت کی تہی وہ جامع ہے ان سب
امور کو کہا تہا اذا اردت صحبة انسان فاصحب من اذا خدمته صانك و
ان صحبته زانك واذا قعدت بك مؤنة مانك واصحب من اذا مددت
یدك للخیر مدها وان رای منك حسنة عدها وان رأی منك سیئة
سدها اصحب من اذا قلت صدق قولك وان حاولت امرا اعانك و
نصرك وان تنازعتما فی شیء اثرك یعنی ایسی شخص کی صحبت اختیار کر کہ جب
تو اوس کی خدمت کری تو وہ تجھکو نگاہ رکھی اور جب تو پاس اوسکے بیٹھے تو
وہ تجھکو زینت دی اور جب تجھکو کوئی مؤنت آگھیری تو وہ شریک حال ہو اور

جب تو کسی خیر کے لیے ہاتھ بڑہائے تو وہ بہی ہاتھ بڑہاے اور جب بجے کوئی
نیکی دیکہے تو اوسکو شمار کرے اور جب برائی دیکہے تو اوسکو رد کرے اور جب
تو بات کہے تو وہ تیری بات کی تصدیق کرے اور جب تو کوئی کام کرنا چاہے
تو وہ تیری مدد کرے اور جب تم دونوں کسی شے مین جہگڑو تو وہ تجہکو اختیار
کرے سوم صلاح یعنی کسی فاسق مصر علی المعصیۃ کا مصاحب نہ بنے کیونکہ جو کوئی
الله سے ڈرتا ہے وہ کسی معصیت کبیرہ پر اصرار نہین کرتا ہے اور جسکو اللہ کا ڈر
نہین ہے اوس کی غوائل و شرور سے امن نہین ہو سکتا بلکہ وہ بہ تغیر اغراض
و احوال متغیر ہو جاتا ہے اللہ نے اپنے پیغمبر کو فرمایا ہے ولا تطع من اغفلنا قلبہ
عن ذکرنا واتبع ھواہ سو صحبت فاسق سے حذر کرنا چاہیے اس لیے کہ فسق و
معصیت کا مشاہدہ علی الدوام دل سے دیکہنے والے کی کراہیت معصیت کو
زائل کر دیتا ہے اور گناہ کو اوس کی نظر مین ہلکا و سبک کر دکہاتا ہے اسی
جگہ سے دلون پر معصیت غیبت کی سبک ہو گئی ہے کیونکہ لوگ اوس سے مانوس
ہو گئے ہین اور اگر کسی فقیہ پر ملاحظہ انگشتری زر یا جامہ ریشمی کا کرتے ہین تو
اوسے سخت منکر ہوتے ہین حالانکہ غیبت اس سے سخت تر اور بدتر ہے چہارم یہ
کہ کسی حریص کا صاحب نہ بنے کیونکہ ایسے شخص کی صحبت جو دنیا پر حریص ہے
زہر قاتل ہے اور طبائع مجبول ہین تشبہ و اقتدا کرنے پر ساتھ اوسکی بالطبع
سرق من الطبع من حیث لا یدری یعنی ایک طبیعت دوسری طبیعت سے خصلت کو

اس طرح جو الیتی ہے کہ معلوم بھی نہین ہوتا پس مجالست حریص کی اسکی
حرص کو زیادہ کریگی اور مجالست زاہدین کی زہد کو بڑہائیگی نتیجہ صدق ہی
سو مصاحب نبنے کسی کذاب کا کہ اوسکی فریب مین آجائیگا وہ سراب کی طرح
پر ہے کہ بعید کو اس سی قریب اور قریب کو اس سے بعید کرتا ہے اور شاید تو
ان خصال کو سکان مدارس و مساجد مین معدوم نگریگا تو اب دو کام کرنا
چاہیے یا تو عزلت و انفراد اختیار کری کہ اسمین سلامتی ہے کہ السلامۃ فی الوحدۃ
والآفات بین الاثنین یا پہر مخالطت شرکا کی بقدر اونکی خصال کی ہو اور
جان لی کہ اخوت تین طرح پر ہوتی ہے ایک برادر تیری دین کا ہے اوسکی بارے
مین فقط رعایت دین کی رکھے دوسرا برادر دنیا کا ہے اوسکی بارہ مین رعایت
حسن خلق کی کری تیسرا برادر مؤانست ہے اوسکی باری مین رعایت سلامتی
کی اوسکی شر و فتنہ و خبث سے رکھی **ف** لوگ تین طرح پر ہوتی ہین ایک
ایسے جیسے غذا آپس سی استغنا نہین ہو سکتا ہے دوم جیسے دوا جسکی طرف
ایک وقت حاجت ہوتی ہی اور دوسری وقت نہین ہوتی سوم جیسے دارکہ
اوسکی طرف کبھی حاجت نہین ہوتی و لکن بندہ کبھی اوسمین مبتلا ہو جاتا ہی
یہ وہ شخص ہے کہ نہ اوسمین اُنس ہے اور نہ نفع ایسی شخص کے ساتھ مدارات
کرنا واسطی خلاص کی اوس سی واجب ہی اور اوس کے مشاہدہ مین ایک بڑا
فائدہ ہے اگر توفیق حاصل ہو وہ یہ ہے کہ اوسکی خبائث احوال و افعال کو جو

مجرے لگتی ہین دیگر اجتناب کری السعید مین وعظ بندہ والمؤمن مرآۃ المؤ
عیسی علیہ السلام سے کہا تہا تمکو کس نی ادب سکہایا فرمایا مجہے کسی نی ادب نہین
سکہایا مینے جاہل کا جہل دیکہکر اوس جہل سے اجتناب کیا حدیث مین آیا ہے
کہ اگر لوگ اجتناب کرین اوس شی سی جسکو اپنے غیر سے مکروہ رکہتی ہین تو اونکی
آداب کامل ہوجائین اور مودبین سی مستغنی ہون دوسرا وظیفہ حقوق صحبت
کا یہ ہے کہ جب درمیان اسکی اور اسکے شریک کی انعقاد وانتظام شرکت و
صحبت کا ہوجائے تو وہ حقوق جن کو عقد صحبت واجب کرتا ہے اونکو لازم
پکڑی اور اسکے لیے آداب ہین جن کی ساتہہ قیام کرنا چاہیے اور حدیث
مین آیا ہے کہ مثال دو برادر کی جیسے دو ہاتہہ کہ ایک دوسری کو دہوتا ہے
حضرتؐ ایک بن مین داخل ہوی اور وہان سی دو مسواکین لین ایک کج
اور دوسری سیدہی آپکی ہمراہ آپ کی بعض اصحاب تہی اوسکو سیدہی
مسواک دی اور اپنے لیے کج مسواک رکہی اوسنے کہا ای رسول خدا آپ
احق ترہین ساتہہ اس مسواک مستقیم کی فرمایا کوئی صاحب نہین ہے کہ کسی کا
صاحب ہو اگرچہ ایک ساعت نہار مین لیکن وہ مسئول ہوگا صحبت سی آیا
اوسنے حق اللہ کا دربارۂ صحبت مذکور قائم رکہا یا ضائع کیا اور فرمایا ہے کہ
ہم صحبت نہوی دو شخص کبہی مگر احب اون دونون کا طرف اللہ کے وہ شخص
ہے جو ارفق و مہربان تر ہے ساتہہ اپنے صاحب کے ۔

ذکر آداب صحبت کا

ادب صحبت کا ایثار مال ہی اگر یہ نہو تو مال زائد کو وقت حاجت کی بذل
کری اور حاجات مین اپنی ذات سے بر سبیل مبادرت اعانت کری بغیر
اسکے کہ وہ محتاج التماس کا ہوا ور راز کو پوشیدہ رکہے اور عیب کو چہپاوی
بہ پیر میکدہ گفتم کہ چیست راہ نجات   بخواست جام می و گفت عیب پوشیدن
اور لوگون کا اوسکو برا کہنا اوس تک نہ پہونچاوی لوگونکے ثنا کرنیکو پہونچاوے
اور اوسکی بات کو کان رکہکر سنے اور گفتگو مین ممارات نکرے یعنی اوجہی نہنین
اور اوسکو اوس نام سی پکاری جو اوسکو بہت محبوب و پسند ہوا ور جو محاسن
اوسکی معلوم ہون اونپر ثنا کری اور اوسکی احسان کا شکر اوسکے منہہ پر ادا کری
اور اوسکی پیچہے اگر کوئی اوسکی آبرو سی تعرض کرے تو اوسکو غیبت کرنی سی
روکی جس طرح کہ اپنے نفس سی ذب کرتا ہے اور اوسکو لطف و تعریض کے
ساتہہ نصیحت کری جبکہ وہ اس امر کا محتاج ہوا ور اوسکی زلت و ہفوت کو معاف
کردی اوسپر عتاب نکری اور اپنی خلوت مین اوسکی لیی دعا کری اوسکی حیات
مین اور بعد اوسکی ممات سکے اور اوسکے اہل و اقارب سی بعد اوسکی موت
سکے اچہی طرح وفا داری سی پیش آئی اور اوسکی حق مین تخفیف کو اختیار کری
اپنے کسی کام کی تکلیف اوسکو ندی اور اوسکی مہمات مین اوس کی دل کو
راحت پہونچاوے اور اوسکی خوشی کی چیزون مین اظہار فرحت او ایسا مکارہ

مین اظہار حزن کرے اور دل مین بھی اسی طرح ہو تا کہ اوسکی دوستی مین
سر او علانیۃ صادق ٹھیرے اور جب وہ آوے تو ابتداً السلام کرے اور
مجلس مین اوس کے لیے توسیع کردے اور اپنی جگہہ سے ہٹ جاوے اور
وقت قیام کے اوس کی مشایعت کرے اور جب وہ بات کرے تو خاموش
رہے تا کہ وہ اپنے خطاب سے فارغ ہو جاوے اور اوسکی بات مین مداخلت
نکرے بالجملہ اوس کے ساتھہ ویسا معاملہ کرے جیسا معاملہ اپنے ساتھہ دوست رکھتا
ہے کیونکہ جو کوئی اپنے بھائی کے لیے وہ بات دوست نہین رکھتا ہے جو
اپنے نفس کے لیے دوست رکھتا ہے تو یہ اخوت اوسکی نفاق ہوتی ہے اور
دنیا و آخرت مین اوسپر وبال ہو جاتی ہے یہ ادب ہی حق مین عوام مجہولین کے
اور اصدقا سوا ان کے تیسری قسم معارف ہین سو اون سے عذر کرنا چاہیے
کیونکہ تو شر کو نہین دیکھتا ہے مگر اوس شخص سے جسکو تو پہچانتا ہے ؎
من از بیگانگان ہرگز ننالم — کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد
دوست تیری اعانت کریگا اور مجہول تجہسے متعرض نہوگا سارا شر و فساد اپنے
معارف سے ہوتا ہے کہ زبان سے اظہار صداقت کا کرتے ہین اور دل مین خلاف
اوس کے ہے سو معارف کو قلیل کرنا چاہیے جہانتک کہ ہو سکے اور جب
کسی مدرسہ یا جامع یا مسجد یا شہر یا بازار مین اونکے ساتھہ مبتلا ہو جاوے تو چاہیے
یہ واجب ہے کہ کسی کو اپنے سے حقیر نہ سمجھے شاید وہ تجہسے بہتر ہو اور تو نہ جانتا ہو اور

نظرت اون کی بچشم تعظیم اونکی حالت دنیامین نگاہ کرکہ تو ہلاک ہوجاے
اس لیے کہ دنیا نزدیک اسکے صغیر ہے اور جو کچھہ دنیامین ہے وہ بھی
صغیر وحقیر ہے اور جب اہل دنیا تیری دل مین عظیم ہونگے تو پھر تو اسکے
آنکھہ سے بھی گرجائیگا اور ایسا ہرگز نکر کہ اپنا دین اونکی دنیا کے لیے صرف کرے
جو کوئی ایسا کرتا ہے وہ اونکی آنکھون مین حقیر وصغیر ہو جاتا ہے اور اونکی
پاس کی چیز سے محروم رہتا ہے اور اگر وہ تجھسے عداوت کرین تو مقابلہ اونکا
ساتھہ عداوت کی نکر کیونکہ تجھکو طاقت صبر کی اونکی مکافات پر نہوگی اور
تیرا دین صفت مین اونکی عداوت کی پیچھے جاتا رہیگا اور تیری محنت ومشقت
ساتھہ اونکی طویل ہو جائیگی اور اگر وہ تیرا اکرام کرین تو بھی تو اونکی طرف
ساکن ومطمئن نہوا اور اگر تیرے منہہ پر تیری ثنا ومدح کرین اور مودت جتائین
تو بھی پرہیز کر کیونکہ اگر تو اسکی حقیقت طلب کریگا تو سو اونمین ایک لحظہ
بھی نپائیگا اور یہ طمع نکر کہ کوئی واسطے تیرے سر وعلن مین یکسا ہے اور اگر
تیری غیبت مین تیرا عیب بیان کرین تو کچھہ تعجب اسکا نکر اور غصے مین نہ آ
تو اگر انصاف کریگا تو یہی حال اپنی نفس مین بھی پائیگا یہان تک کہ اپنی اصدقا
واقارب مین بھی بلکہ اپنے استاذ و والدین مین کیونکہ تو ذکر اونکا پس پشت
اوس طرح نہیں کرتا ہے جو روبرو نہین کرتا تو اب اونکی مال وجاہ ومعونت
سے قطع طمع کرنا چاہیے کیونکہ طامع اکثر خائب وخاسر ہوتا ہے مآل مین اور وہ

لاحالہ فی الحال ذلیل ہی اور جب کسی سی سوال حاجت کا کری اور وہ
اسکا کام کر دی تو شکر اللہ تعالی کا اور شکر اوسکا بجا لاوی اور اگر قضائ
حاجت سی قاصر رہی تو عتاب نکری اور شاکی نہو کہ آمین عداوت ہو جاویگی
بابہ مومن کی طرح ہو کہ مومن طالب معاذیر کرتا ہی اور منافق کی طرح نہو کہ وہ
جستجوی عیوب مین ہوتا ہے اور اپنی جی مین کہہ کہ شاید اوسکو کوئی عذر
ہوگا جسپر مجھکو اطلاع نہین ہے اور جب تک کسی مین اولا توسم مخائل قبول
کا نہ کرلی تب تک نصیحت نکرے ورنہ وہ تیری بات نہ سنیگا بلکہ تیرا خصم ہو جاویگا
اور جب وہ کسی مسئلہ مین خطا کرین اور ہر ایک سی سیکھنے مین عار کرین تو
ایسون کو تعلیم نکر کہ یہ لوگ تجھسے استفادہ علم کا کرکے تیری دشمن بنجائینگے
مگر جبکہ تعلق اوسکا کسی ایسی معصیت سی ہوگا جسکو براہ جہل کرتے تھی تو آپ
صورت مین ذکر امر حق کا بلطف بغیر عنف کر اور جب تو اون سے کوئی کرامت
وخیر دیکھے تو حمد اللہ نے تجھکو نزدیک اونکی محبوب کر دیا ہے اوسکا شکر ادا کر
اور جب اونسے کوئی شر دیکھے تو اللہ کو سونپ اور اونکی شر سے اللہ کی
پناہ مانگ اور اونکو عتاب نکر اور یہ نہ کہہ کہ تونے حق میرا کیون نہین پہچانا
حالانکہ مین فلان بن فلان ہون اور علوم مین فاضل ہون کہ یہ حمقی کا
کلام ہوتا ہے اور سب سی بڑھکر احمق وہی ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کرتا ہے
اور اپنا آپ ثناخوان ہے ف اللہ تعالی لوگونکو کسی شخص پر جب ہے

بساط کرتا ہی کہ کوئی گناہ اوس شخص سی ہو جاتا ہے تو اب وسکو یہ
چاہیی کہ اللہ تعالی سی استغفار کرے اور جان لی کہ یہ ایک عقوبت ہے
طرف سی اللہ کی واسطی اوسکی اور درمیان لوگون کی اس طرح پر رہے کہ
اونکی حق کا سننی والا ہو اور اونکی باطل سے بہرا ناطق بمحاسن ہو اور
صامت بساوی سی اور مخالفت متفقہ زمان سی حذر کری خصوصا اون
لوگون سی جو کہ مشغول بخلاف وجدال ہین کیونکہ وہ حسد کی راہ سی اسکی لیی
منتظر ریب المنون کی رہتے ہین اور اپنے ظنون کو حق مین اسکے قطعی یقینی
جانتے ہین اور پیچہے اوسکی خشیاب زنی کرتے ہین اور اسپنے عثار مین اوسکی
زلات وعثرات کا احصار کرتی ہین یہان تک کہ کبہی اپنی غیظ ومناظرات
مین اگر موہنہ پر بہی کہبیٹتے ہین اور کسی لغزش کا اقالہ نہین کرتے اور نہ
کوئی زلت بخشتی ہین اور نہ کوئی عیب چہپاتی ہین بلکہ ایک ایک نقیر وقطمیر کا
حساب لیتی ہین اور قلیل وکثیر پر حسد کرتے ہین اور اخوان کو نمیمہ پر برانگیختہ
کرتی ہین اور بلاغات وبہتان وافترآات پر آمادہ کرتی ہین اگر راضی ہین
تو ظاہر اونکا ملق ہے اور اگر خفا ہین تو باطن اونکا حمق ہے ظاہر ثیاب ہے
اور باطن ذیاب ہی وہ حکم ہے جو مشاہدہ فی اکثر مردم پر لگایا ہے مگر جسکو
اللہ نے اس سی محفوظ رکہا غرضکہ انکی صحبت خسران اور انکی معیشت خذلان ہے
یہ ذکر اوس شخص کا ہی جو اظہار صداقت کا کرتا ہے پہر اوسکا کیا ذکر ہے جو

کہلم کہلا دشمن ہے سہ

بیوفائی کرد یار من بہ من　　　　کاش می افتاد کار من بہ من

قاضی ابن معروف نے کیا خوب کہا ہے سہ

فاحذر عدوك مرة　　　　واحذر صديقك الف مرة

فلربما انقلب الصديق　　　　فكان اعرف بالمضرة

اسی بارہ میں یہ بھی کہا ہے سہ

عدوك من صديقك مستفاد　　　　فلا تستكثرن من الصحاب

فان الداء اكثر ما تراه　　　　يكون من الطعام والشراب

بلکہ جیسا ہلال بن علا نے کہا ہے ویسا ہونا چاہیے سہ

لما عفوت ولم احقد على احد　　　　ارحت نفسي من هم العداوات

اني احيي عدوي عند رويته　　　　لادفع الشر عني بالتحيات

واظهر البشر للانسان ابغضه　　　　كانه قد ملأ قلبي بالمسرات

ولست اسلم ممن لست اعرفه　　　　فكيف اسلم من اهل المودات

الناس داء دواء الحزم تركهم　　　　وفي الجفاء لهم قطع الاخوات

فسالم الناس تسلم من غوائلهم　　　　وكن حريصا على كسب المودات

وخالق الناس واصبر ما بليت بهم　　　　اصم ابكم اعمى ذا تقيات

بعض حکما نے کہا ہے کہ دوست دشمن سے بوجہ رضا بغیر علت محبت کی

مل اور اوس کی توقیر کر بغیر کبیر کی اور خاکسارین بدون مذلت کی اور اپنی سب کاموں مین اوساط امور کو اختیار کر جس طرح کہا ہے

علیك باوساط الامور فانها ۔ طریق الی نہج الصراط قویم

ولا تك فیہا مفرطا او مفرطا ۔ فان کلا حال الامور ذمیم

اور اپنی ہی و عطف مین نظر نکر اور نہ بہت سا التفات اور نہ جماجات کہڑا ہو اور جب بیٹھے تو مستوفز ہو اور انگلیان مت چٹخا اور داڑہی و انگشتری سی لعب نکر اور نہ دانتون مین خلال اور نہ ناک مین اونگلی اور نہ بہت سا تہوک اور نہ ناک چہنک اور نہ موہنہ پرسی بار بار مکہی اوڑا اور نہ سامنے لوگون کی تمطی اور تثاوب کی کثرت کر اور نہ نماز وغیرہ مین بلکہ یہ چاہیے کہ مجلس انسان کی ہادی اور بات اوس کی منظوم مرتب ہو اور جو کوئی اچہی بات کہے بغیر اظہار تعجب مفرط کی اوسکی بات کو کان رکہکر سنے اور اوس سی سوال اعادہ کا نکری اور مضاحک حکایات سی خاموش رہے اور ذکر اپنی اعجاب کا اپنی فرزند و شعر و کلام و تصنیف و سائر خصائص کے ساتہہ نکری اور نہ عورتون کی طرح بناؤ مین رہے اور نہ غلامون کی طرح مبتذل بنی اور کثرت استعمال سرمہ و روغن سے بچی اور حاجات مین الحاح نکری اور نہ کسی کو ظلم کرنی پہ بہادر بنائی اور شجاعت دلائی اور کسیکو اپنے اہل و اولاد سی مقدار اپنی مال کا نہ جتلائے پہر غیر کا کیا ذکر ہے کیونکہ

اگر وہ اوس مال کو تھوڑا دیکھین گی تو یہ اونکی نظرون مین خوار و حقیر ہوگا اور
اگر اوسکو زیادہ دیکھین گی تو ہرگز یہ اونکو راضی نرکہہ سکیگا اونکو الگ رکہے
بغیر عنف کی اور نرمی کری ساتہہ اونکی بغیر ضعف کی اور ہنسی نکری لونڈی
غلام کے ساتہہ کہ اس سی اوسکا وقار ساقط ہوجائے اور جب کسی سے
مخاصمہ کری تو وقار نہ چہوڑے اور جہال سے تحفظ کری اور جلدی نکرے بلکہ
اپنی حجت مین تفکر کرے اور بات سوچ سمجہکر کہے اور ہاتہہ سی بہت اشارہ
نکری اور نہ کثرت سے پس پشت اپنے دیکہے اور نہ ہر دو زانو بیٹہے بلکہ بہ راحت
بلکہ جب غصہ تہم جائے تب بات کری اور جب سلطان اسکو اپنا مقرب بنا
تو نوک سنان پر رہے اور جو فقط عافیت کا دوست ہو اوس سی اپکو دور
رکہے کہ وہ اعدی الاعدا ہے اور مال کو آبروسی زیادہ مکرم نرکہے ای
جوان اس قدر جو اس جگہہ کہا گیا ہے ہدایت ہدایت سی سو وہ تجہکو کفایت
کرتا ہی تو اپنے نفس کا تجربہ و امتحان کر ساتہہ اسکی کہ یہ تین قسم ہین ایک قسم
آداب طاعت مین ہی اور دوسری قسم ترک معاصی ہین اور تیسری قسم مخالطت
خلق مین یہ قسم جامع جمیع معاملہ عبد ساتہہ خالق و خلق کی ہی فان رأیتها مناسبة
لنفسك ورأیت قلبك مائلا الیها راغبا فی العمل بها فاعلم انك عبد
نور الله قلبك بالایمان وشرح به صدرك وتحقق ان لهذه البدایة نهایة
ووراءها اسرارا واغوارا وعلوما ومکاشفات وقد اودعناها فی

کتاب احیاء علوم الدین فاشتغل بتحصیله فان رایت نفسک تستثقل
العمل بهذه الوظائف وتترک هذا الفن من العلم وتقول لک نفسک
انی ینفعک هذا الفن فی محافل العلماء ومتی یقدمک هذا علی
الاقران والنظراء وکیف یرفع منصبک فی مجالس الامراء والوزراء لیوصلک
الی الصلة والارزاق وولایة الاوقاف والقضاء فاعلم ان الشیطان قد
اغواک وانساک منقلبک ومثواک فاطلب لک شیطانا مثلک لیعلمک
ما تظن انه ینفعک ویوصلک الی بغیتک ثم اعلم انه قط لا یصفو لک
الملک فی محلتک فضلا عن قریتک وبلدک ثم یفوتک الملک المقیم
والنعیم الدائم فی جوار رب العالمین اس عبارت کا ترجمہ اول رسالہ مین
گذر چکا ہے میری استقرا مین یہ بات ہی کہ تصانیف امام حجۃ الاسلام محمد
بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ انفع کتب اسلام ہے خواہ زبان عربی مین ہو یا
فارسی مین مضامین مشکلہ کا بعبارت سہلہ ادا کرنا اور معقولات کو محسوسات
بنا دینا اور مکائد نفس و مصائد شیطان کو جو کہ غایت خفا مین ہین منصہ ظہور
پر جلوہ افروز کرنا اور ہر مسئلہ ظاہر و باطن کی تقریر کو کمال انسجام کی ساتھہ
لکھنا اور مراتب اخلاص و مدارج احسان کو اونکی غایات تک پہونچا دینا اور
جملہ اہل اسلام کی خیرخواہی تہ دل سی بہ تبلیغ مقاصد رسالت و مطالب نبوت
کرنا انہین کا کام ہے واللہ یختص برحمته من یشاء وذالک فضل اللہ یؤتیه من یشاء

واللہ ذوالفضل العظیم انکی کتاب احیاء العلوم مشتمل ہی چہل کتب مستقل پر ہر کتاب وسکی اپنی باب مین لاجواب اور خطیب فی المحراب ہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح وغیرہ نے جو انتقاد اوسپر بابت مواد فاسدہ کی کیا ہی جیسی مادۂ کلامیہ ومادۂ فلسفیہ ومادۂ احادیث ضعیفہ یا موضوعہ سو بحمد اللہ تعالی کتاب کیمیاء سعادت کہ بمنزلۂ خلاصۂ کتاب احیاء کی ہی ان موادسی خالی ہی الا ما شاء اللہ تعالی اسی طرح احیاء الاحیاء علاوہ انکی تخریج محدثین واسطی اعتقاد اخبار احیاء علوم الدین کے بس کرتی ہے اس تنقید کے بعد کوئی عذر عدم عمل کے لیے حلم احیاء پر باقی نہین رہتا ہی کتاب منہاج العابدین عربی وفارسی دونون زبان مین عجیب نسخہ بجامعہ مختصر ہے واسطی اصلاح قلب وقالب کی اور اس کتاب کا جزء بدایۃ الہدایۃ کی فارسی زاد الآخرت نام خود مولف سلام نے لکھی ہی یہ ہر شش کتب رسائل اور بعض نظائر انکے واسطی طالب دار آخرت کی زمانہ حال مین استاذ و شیخ مین ایک مرشد کامل اور ہادی موصل ہین اگر کسیکو توفیق خیر کی رفیق حال ہو ورنہ قرآن وحدیث موجود ہی کوئی اونسے بھی نفع حاصل کریگا اراد نہین کرتا ہی پیر امام یا سوم کی تالیف کس قطار وشمار مین ہی مجکو احیاء وکیمیاء ومنہاج وبدایۃ الہدایۃ کی ساتھ ایک شیفتگی خاص ہے جو بیان مین نہین آسکتی ہے ان کتب کی قدر کوئی کسی صاحب دل طالب آخرت سی پوچھے ہان اتنی بات ضرور لائق تنبیہ کے ہی کہ اس رسالہ مین اور اسی طرح دیگر کتب مشار الیہا

مین بعض ایسی احادیث کا حوالہ ہی جن کی اسناد کا حال صحیح طور مجہول ہی
معہذا اسمین بہی شک نہین ہے کہ اگر وہ اخبار نفس الامر مین مرفوع نہین ہین
یا آثار و اقوال موقوفہ ہین تو ہون لکن مدلولات و منطوقات و مفہومات اونکی
واقع مین صحیح ہین اور اونکی صحت مضامین کی لیی احادیث صحیحہ شاہد عدل و
تابع صادق موجود ہین ممکن ہے کہ بمراجعت صحاح و سنن مسا وضہ اون اخبار
کا سنن ثابتہ سی ہو جائی بلکہ ہر جابر معتبر اور عارف باخبر ایسی قدرت رکہتا ہے
ناظر غیر مناظر کو ملاحظہ کتب مذکورہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہو گئی ہوگی کہ اکثر
علماء زمان و متفقہہ دوران اس علم احسان اور فن اخلاص و فتح ایمان سی حرمان
نصیب ہین اور وہ فنون جنمین انکا اشتغال ہی غالبا علوم آخرت سی بر کران
ہین اور ہر عالم کتب و زباندان فرس و عرب و ماہر فن ادب عالم باللہ اور عارف
باللہ اور عالم آخرت اور عامل خالص للہ نہین ہی بلکہ علماء آخرت ہر زمان و
مکان مین حکم عنقا و کیمیا کا رکہتے تہے اگرچہ دنیا ہمیشہ علم سے بہری تہی لکن اہل اللہ
لم یزل و لا یزال اقل قلیل ہی ہوئے ہین و قلیل من عبادی الشکور اور اس
زمان آخر مین تو علماء آخرت کا کسی جگہ نشان ہی نہین چلتا کان لم یکن شیئا
مذکورا مگر جو لوگ کہ ہماری انظار سی مستور اور اللہ کے نزدیک معلوم ہون
ہم اپنی رب تعالی شانہ سی اس بات کا سوال تہ دل سی کرتی ہین کہ ہمکو زمرۂ اہل
آخرت مین چلاوی ماری اور ہمکو صفات علماء سوء دنیادار اور طالبان درہم و دینار سے

بچا ی رکھی گو ہمین کوئی بچا یا نہ پاوے تو ان حضن کیون سمجھی یا نالائق زبان جانی کیونکہ
معاملہ قلب قالب کا ساتھ خالق کی ہے نہ خلق کی سہ

زمین شدیم چہ شد آسمان شدیم چہ شد | بچشم خلق سبک یا گران شدیم چہ شد
بہیچ رنگ درین گلستان قراری نیست | تو گر بہار شدی یا خزان شدیم چہ شد

بڑی نعمت جو لائق رشک و تمنا کی ہے یہ ہے کہ انسان دنیا مین ایمان پر رہے
اور کلمہ احسان پہ مرے اور آخرت مین نیران سے بچکر داخل جنان ہو فمن
زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیوة الدنیا الا متاع الغرور اور کسی
ابلیس و شیطان کے دام مکر و فریب مین آکر اسلام کو برباد کرے اور قدر و
قیمت علم نافع و عمل صالح کی پہچان کر ہوا ے نفس سے بچے اور سمجھے کی ملاک
امر دارین یہی تقوی و طہارت ہے پس بس تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین
لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین والسلام علیکم و
رحمۃ اللہ و برکاتہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم والحمد للہ اولاً و آخراً